REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۳۰　　شمارہ ۱۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ　　۱۶ شہادت ۱۳۶۰ ہش　　۱۶ اپریل ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ شہادت (اپریل)۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۵ شہادت (اپریل) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضور کو ابھی ضعف کی تکلیف باقی ہے"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ جملہ مقاصد عالیہ میں کامیابی و کامرانی سے نوازے اور اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۳ شہادت (اپریل) ۔۔۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

صوبائی حکومت کے مہمانِ خصوصی کی حیثیت میں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا اڑیسہ میں ورود

☆ کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ ☆ بصیرت افروز خطابات ☆ اہم جماعتی مصروفیات

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرنگ و رکن تبلیغی وفد اڑیسہ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور اراکین وفد کو تیسری بار حکومت اڑیسہ کی طرف سے اسٹیٹ گیسٹ قرار دیا گیا جس کے نتیجہ میں محترم موصوف اپنے حالیہ دورہ اڑیسہ کے دوران جن جماعتوں میں بھی تشریف لے گئے جملہ سرکاری سہولیات آنمحترم کو حاصل رہیں۔ اس بابرکت سفر کے مختصر کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

بھوبنیشور

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اراکین وفد کی معیت میں کیرنگ سے مورخہ ۳/۱/۸۱ کو بذریعہ سٹیٹ کار بھوبنیشور روانہ ہوئے جہاں اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس "اتیتھی بھون" میں وفد کے قیام و طعام کا خاطر خواہ سرکاری انتظام کیا گیا تھا۔

شام ½۵ بجے نئی زیر تعمیر مسجد احمدیہ کے اندرونی حصہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک مختصر تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم سید محمد سرور صاحب کی تلاوت اور مکرم سید غلام ہادی صاحب کی نظم کے بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقاریر کیں۔ اور جماعت کو تعمیر مسجد کی توفیق پانے پر مبارکباد پیش کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ جماعت کی موجودہ حیثیت سے یہ مسجد کافی بڑی ہے۔ لیکن صوبہ کا صدر مقام ہونے کی حیثیت سے یہ مسجد بہت چھوٹی ہے۔ بہرحال اس کو آپ کے اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے باہمی تعاون سے مکمل کرنا ہے آپ اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں۔ اور اپنی کوشش کے ساتھ ساتھ دعا بھی کریں۔ آخر میں دعا ہوئی۔ اور یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

سوچنا بھون میں جلسہ

مقامی جماعت کی طرف سے جلسۂ عام کے انعقاد کے لئے بھوبنیشور کے وسیع اور ایئر کنڈیشنڈ ہال "سوچنا بھون" کو ریزرو کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کے لئے جماعت کی طرف سے دو قسم کے دعوتی کارڈ خدام اور انصار کے انتظام کے تحت تقسیم کئے گئے۔

جلسہ شام کے سات بجے جناب ہرے کرشنا مہتاب سابق چیف منسٹر صوبہ اڑیسہ و سابق گورنر بمبئی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت، کلام پاک اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب نے بزبان انگریزی تعارفی تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے متعلق تفاصیل بیان کیں۔ اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے بزبان انگریزی تقریر کی۔ ازاں بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اسلام اور احمدیت کی تعلیمات احسن پیرائے میں بیان فرمائیں۔ اور موقع کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔ آخر میں صدر جلسہ نے مختصر تقریر کرتے ہوئے قیام امن سے متعلق جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔ تقاریر کے دوران مکرم روشن احمد خان صاحب نے ایک اڑیہ نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم سید منصور احمد صاحب نے معزز مہمانان اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

جلسہ میں کافی تعداد میں ہندو اور غیر احمدی دوست موجود تھے۔ مستورات نے گیلری میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سماعت کی۔ ہال کے باہر خدام نے ایک بک سٹال لگا کر بہت سا لٹریچر فروخت کیا۔ اور مفت تقسیم بھی کیا۔

مورخہ ۶/۳/۸۱ کی شام کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر بعض ہندو احباب و مستورات نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم کے بعد استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر کی۔ اور آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت سے خطاب کیا۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ بھی نہایت کامیابی کے ساتھ رات ½۹ بجے ختم پذیر ہوا۔

غنچہ پاڑا

مورخہ ۲/۳/۸۱ کو اراکین وفد براستہ ڈھینکانال غنچہ پاڑا روانہ ہوئے۔ احباب جماعت احمدیہ غنچہ پاڑا نے گاؤں کے باہر اسلامی نعروں کے ساتھ وفد کا استقبال کیا۔ تھوڑی دیر مسجد احمدیہ میں قیام کرنے اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ½۲ بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔

½۳ بجے دیش کوٹھ گھر میں جلسہ رکھا گیا تھا اس جلسہ کے لئے دعوتی کارڈز معززین میں تقسیم کئے گئے۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی، جس کا ترجمہ مکرم غلام ہادی صاحب نے کیا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی۔

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

جس کا ترجمہ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب نے کیا۔ غنچہ پاڑا کے احباب و مستورات کے علاوہ کافی تعداد میں ہندو دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ خدا کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

تالبر کوٹ

غنچہ پاڑا سے روانہ ہوکر نمازِ مغرب سے قبل وفد تالبر کوٹ پہنچا۔ احبابِ جماعت نے گاؤں سے باہر اراکینِ وفد کا شاندار استقبال کیا۔ مکرم صادق علی خان صاحب کے گھر میں قیام رہا۔ شام کے سات بجے محترم میاں صاحب کی زیر صدارت زیرِ تکمیل مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرب وجوار سے کافی تعداد میں ہندو اور بستی کے تمام مسلمان بھی شریک ہوئے۔ مکرم صادق علی صاحب کی تلاوت اور شمس الحق صاحب معلّم کی نظم کے بعد مکرم مولوی غلام ہادی صاحب۔ مکرم شمس الحق خان صاحب۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقاریر کیں۔ آخر میں حضرت میاں صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ خاکسار نے کیا۔ بعد دُعا رات کے ۱۰½ بجے یہ جلسہ ختم ہوا۔ الحمد للہ۔ رات کو وفد کا قیام ڈھینکانال سرکٹ ہاؤس میں رہا۔

مُکتا دیئی پُور

جماعت احمدیہ مکتا دیئی پُور آٹھ گڑھ سے کرڈاپلی جاتے ہوئے راستہ میں پڑتی ہے۔ جب کار گاؤں کے نزدیک پہنچی تو احبابِ جماعت نے بڑے جوش وخروش سے وفد کا استقبال کیا۔ خدا کے فضل سے یہاں کی پُوری بستی احمدیوں کی ہے۔ الحمد للہ۔ یہاں پر مسجد احمدیہ قائم ہے۔ برآمدہ کا حصّہ ابھی زیرِ تعمیر ہے۔ اُمید ہے بہت جلد یہ کام مکمل ہوجائے گا۔ انشاء اللہ۔ زیرِ تعمیر مسجد احمدیہ سے ملحقہ باغ میں ۱۱½ بجے محترم صاحبزادہ صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ کافی تعداد میں ہندو بھائی بھی موجود تھے۔ مکرم تبارک خان صاحب کی تلاوت اور مکرم اسرائیل خان صاحب کی نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ ازاں بعد اپنی افتتاحی تقریر میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء جس وقت مبعوث ہوتے ہیں اُن کی شدید مخالفت ہوتی ہے۔ لیکن خدا کی مدد چونکہ اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے اس لیے آخر کار وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ مکتا دیئی پور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔ نیز آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید مخالفت اور پھر کامیابی کا ذکر مفصل رنگ میں کیا۔ اس تقریر کا ترجمہ خاکسار نے کیا۔ دُوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی تھی۔ آپ نے وید۔ گیتا اور قرآن مجید کے حوالوں سے احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور صداقت پر روشنی ڈالی۔ تیسری تقریر مکرم شمس الحق خان صاحب کی اور چوتھی تقریر خاکسار نے اُڑیہ زبان میں کی۔ مولانا بشیر احمد صاحب کی تقریر کا ترجمہ مکرم شمس الحق صاحب نے کیا۔ اس کے علاوہ مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔ مکرم بال کرشنا مہارانا اور مکرم دھینیشور مشرا نے تقریر کی۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ۱½ بجے ختم پذیر ہوا۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھی گئی۔ اس کے بعد مسجد میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ حضرت میاں صاحب کی صدارت میں ہوا۔ لجنہ کی ممبرات نے تلاوت و نظم کے بعد اُردو میں تقاریر کیں۔ اور قرآن کا ترجمہ زبانی سُنایا۔ صدر محترم نے اپنے خطاب میں خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور تعلیمی و تربیتی میدان میں مزید آگے بڑھنے کے لئے تلقین فرمائی۔ خاکسار نے آپ کی تقریر کا اُڑیہ ترجمہ کیا۔ بعد دُعا یہ جلسہ ۳½ بجے ختم ہوا۔

ارکھ پٹنہ

ارکھ پٹنہ کے بہت سے غیر مُسلم دوستوں کی دعوت پر محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکینِ وفد کچھ دیر کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ جہاں بستی کے ہندوؤں نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے وفد کو کوٹھ گھر میں بٹھایا۔ آخر میں اجتماعی دُعا ہوئی۔ اور پھر وفد پینکال کے لئے روانہ ہوگیا۔ راستہ میں سا ستن کے مقام پر کرڈاپلی کے احبابِ جماعت نے صدر جماعت کی معیت میں وفد کا استقبال کیا۔!

پینکال

اراکینِ وفد ۵½ بجے پینکال پہنچے۔ پینکال کے احباب نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ اس دَوران خُدّام نے وقفہ وقفہ کے ساتھ بندوق سے متعدد فائر کیے۔ مسجد کے سامنے ایک استقبالیہ گیٹ نصب کیا گیا تھا۔ کچھ وقت احباب سے ملاقات میں صرف ہوا۔ بعدہٗ مسجد کے سامنے وسیع میدان میں شام کے ۷½ بجے محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم غلام ہادی صاحب کی تلاوت اور مکرم شفیق احمد صاحب۔ مکرم شمیم خان صاحب اور مکرم شاہباز خان صاحب کی اجتماعی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے اپنی تقریر میں جماعتی اتحاد اور نظم و نسق کو برقرار رکھنے کی تلقین کی۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی اپنے خطاب میں احباب کو بہترین نمونہ پیش کرنے اور احمدیت کی تعلیم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں صدرِ جماعت نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ جلسہ ۱۰½ بجے ختم پذیر ہوا۔ بعد نمازِ فجر محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے درس دیا۔

کوٹ پلہ

پینکال سے صبح ۱۰½ بجے کوٹ پلہ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں بھی احبابِ جماعت نے وفد کا شایانِ شان استقبال کیا۔ دوپہر کے کھانے اور نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد ٹھیک تین بجے محترم حضرت میاں صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ عبد الغفار صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم بخشی خان صاحب نے تقریر کی۔ بعدہٗ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ کی صداقت کے موضوع پر دلنشین پیرایہ میں تقریر کی۔ آخر میں حضرت میاں صاحب نے خطاب فرمایا جس کا ترجمہ اُڑیہ زبان میں خاکسار نے کیا۔ آخر میں خاکسار نے بھی مختصر طور پر تقریر کی۔ بعد دُعا یہ تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ چونکہ آج رات کو نیا پٹنہ میں جلسہ تھا اس لئے واپس پینکال کے لئے روانگی ہوئی۔

نیا پٹنہ

مورخہ ۸۱-۴-۱۴ کی شام بوقت سات بجے نیا پٹنہ ہائی سکول میں جماعت احمدیہ پینکال کے زیر انتظام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد سُبحان صاحب کی تلاوت اور مکرم شمیم احمد خان صاحب اور مکرم عبد المنعم خان صاحب کی نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی غلام ہادی صاحب نے کی۔ دُوسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی تھی جس کا اُڑیہ ترجمہ مکرم شمس الحق خان صاحب نے کیا۔ اس کے بعد مکرم جناب دِتناری ساہو۔ مکرم شمس الحق خان صاحب اور جناب پریا نند داس نے تقاریر کیں۔ مکرم عبد الغنی خان صاحب کی اُڑیہ نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پُر اثر اختتامی خطاب فرمایا جس کا اُڑیہ ترجمہ خاکسار نے کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرت مختصراً اُڑیہ زبان میں بیان کی۔ آخر میں محترم صدر صاحب جماعت نے شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے بعد ۱۰½ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

کرڈاپلی

نیا پٹنہ کے جلسہ سے فارغ ہوکر وفد مورخہ ۸۱-۴-۱۵ کی صبح ۱۰½ بجے کرڈاپلی پہنچا۔ احبابِ جماعت نے گاؤں کے باہر اسلامی نعروں کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔

ٹھیک ۳½ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس جلسہ کی تشہیر کے لئے ایک اشتہار پہلے سے تقسیم کیا گیا تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مکرم شمس الحق خان صاحب معلّم اور مکرم مولوی غلام ہادی صاحب نے تقاریر کیں۔ دورانِ جلسہ جناب چیف منسٹر صاحب اُڑیسہ اور جناب کلکٹر صاحب کٹک۔ جناب ایس ڈی او صاحب۔ جناب بی۔ ڈی۔ او صاحب، دیگر حکام اور بہت سے وکلاء صاحبان تشریف لے آئے۔

اس موقعہ پر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے اپنے مخصوص انداز میں پُرمغز تقریر کی جو بے حد پسند کی گئی۔ ازاں بعد جناب جانکی بلبھ پٹنائک چیف منسٹر اُڑیسہ نے تقریر کی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے نیک عملی نمونہ اور خوشکن مساعی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ ازاں بعد جناب موصوف اپنے رفقاء کے ساتھ مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے وسیع پیمانہ پر چائے اور نوازمات کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر چیف منسٹر صاحب کلکٹر صاحب اور محترم حضرت صاحبزادہ کے مابین مختلف اُمور پر تبادلۂ خیالات ہوا۔

اس موقعہ پر محترم کلکٹر صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں ایک ناستک (دہریہ) آدمی ہوں لیکن آج اس سبھا میں آکر میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ لہٰذا اس جماعت کے بارہ میں میں جاننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ جماعت کا لٹریچر جو اس مقصد کے لئے پہلے سے تیار کروا کر رکھا گیا تھا، چیف منسٹر صاحب، کلکٹر صاحب اور دیگر حکام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

چیف منسٹر صاحب کی واپسی کے بعد جلسہ کی کارروائی پھر شروع ہوئی۔ جناب پرفولا کمار مسرا، جناب برہم بہاری بدری نارائن صاحب، جناب المبودر صاحب اور مکرم شیخ ہاشم صاحب کی تقاریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد جماعت کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ اُڑیہ زبان میں خاکسار نے کیا۔ بعدہٗ مکرم نواب الدین خان صاحب اور مکرم

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ دنیا کو دکھوں سے نجات دلائے

دنیا نے قرآن عظیم کی تعلیم پر عمل نہ کر کے بڑے دکھ اٹھائے ہیں

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخّص!

ربوہ - ۶ر امان (مارچ) ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ قرآن عظیم نے بہت سے مقامات پر اس بات کو وضاحت سے اور کھول کر بیان کیا ہے کہ اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو اس تعلیم پر جو قرآن کریم بنی نوع انسان کے لئے لایا ہے، عمل کرنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے اور ہر احمدی کو ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک اس کا بس چلے اللہ تعالیٰ کے ایک بھی حکم کو نظر انداز نہ کرے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لئے قرآنی احکام کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزانہ دعاؤں سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ہر وہ حکم جو قرآن کریم نے دیا ہے اس کو ہر شخص بلند انسان بجا لا سکتا ہے۔ اس تعلیم میں کئی آسانیاں رکھی گئی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص بیمار ہے تو اس کے لئے سہولت ہے۔ نماز کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ہر شخص مسجد میں جا کر پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرے۔ لیکن بیماری کی حالت میں ایسا شخص گھر پر نماز ادا کر سکتا ہے۔ زیادہ بیمار ہو تو اگر کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر لیٹ کر یا اشاروں سے بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور اگر کوئی اتنا بیمار ہے کہ اشارے بھی نہیں کر سکتا تو اُسے اجازت ہے کہ وہ اپنے ذہن میں قیام۔ رکوع۔ قعدہ سجدہ وغیرہ رکھ کر نمازیں پڑھی جانے والی دعائیں پڑھ لے تو اس کی نماز قبول ہو جائے گی۔ اگر کوئی بے ہوش ہو تو اُسے کہا گیا ہے کہ جب ہوش میں آؤ تب نماز پڑھو۔

حضور نے اس ضمن میں روزہ کے متعلق فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ لیکن آج بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ آجکل سفر آسان ہو گیا ہے روزہ نہ رکھنے کا حکم مشکل وقت میں تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس اللہ نے مشکل زمانے میں سفر میں روزہ نہ رکھنے کا کہا وہ اللہ اس آسانی کے زمانہ کو بھی جانتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو رعایتیں دیتا ہے اُن سے جو فائدہ نہیں اُٹھاتا وہ تکبر کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم اپنے اندر بڑی وسعت رکھتی ہے۔ اس میں ایک لمحہ کے لئے بھی حرج یا دُکھ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں پر انسان نے اپنے حق کو نہیں پہچانا وہاں اللہ نے اس کے حق کو پہچانا ہے۔ اور رعایت دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اطاعت کے لحاظ سے ہر دُوسرے حکم کے برابر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ بعض احکام میں اطاعت جائز ہے اور بعض میں بغاوت بھی جائز ہے تو وہ فاش غلطی کرتا ہے۔ یہ دماغ، فاسق، بیمار یا غیر مومن تو ہو سکتا ہے، مومن نہیں ہو سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت جذب کرنے کے لئے بھی وہی راستے اختیار کرو جو اللہ نے خود بتائے ہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو نصیحت کی کہ انسانیت سے نیکی اور ہمدردی کا سلوک کرو۔ گرے ہوؤں کو اُٹھاؤ۔ دُکھوں کو دُور کرو۔ ہر شخص کی عزت کرو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک انسان علمی یا دینی لحاظ سے کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہو لیکن انسانی شرف کے لحاظ سے ایک جنگل میں رہنے والے وحشی انسان کی بھی اُتنی ہی عزت کرنی ہے جتنی اس عالم فاضل شخص کی۔ حضور نے فرمایا کہ افریقہ اسی لیے مسلمان ہوا کہ سوائے مسلمانوں کے اور کسی کی آنکھوں میں ان کو پیار کا جذبہ نظر نہیں آیا۔ حضور نے افریقہ کے اپنے ایک دورے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے ایک افریقی بچے کو پیار کیا تو مجمع میں مسرت کی ایک اتنی زبردست لہر دوڑ گئی کہ میرے کانوں نے خوشی کی اس آواز کو محسوس کیا۔

حضور نے فرمایا کہ دُنیا نے قرآن عظیم کی تعلیم پر عمل نہ کر کے بڑے دُکھ اٹھائے ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ دُنیا کو ان دُکھوں سے نجات دلانے کے لئے اپنی اجتماعی دُعاؤں سے کام لے، زندگی میں کسی کو دُکھ نہ پہنچائے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا دُوسرے سے تعلق بھائی کا اور محبت پیار کا ہے۔ اور اخلاق کے حسن کے جلوے دکھانے کا ہے۔ حضور نے احباب کو تلقین کی کہ وہ ایک ایسا معاشرہ پیدا کریں کہ دُنیا اس معیار کو دیکھ کر اسلام کی طرف آنے پر مجبور ہو جائے۔ حضور نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اپنا مقام سمجھنے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ آمین ؛

(از الفضل ۱۷ر مارچ ۱۹۸۱ء)

اخبارِ قادیان

مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے گزشتہ چند ایام میں درج ذیل افراد قادیان تشریف لائے۔ ان میں سے بعض بعد زیارت واپس تشریف لے گئے۔ اور بعض تاحال قادیان میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم چوہدری عبدالغفور صاحب قائم مقام امیر ضلع جھنگ جو مورخہ ۱۴/۳/۸۱ کو آئے تھے مورخہ ۲۴/۳/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم محمد شریف صاحب ربوہ سے مورخہ ۱۶/۳/۸۱ کو آئے۔ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ سے مورخہ ۲۸/۳/۸۱ کو آئے اور ۲/۴/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم نذیر احمد صاحب نیفق ربوہ سے اور مکرم چوہدری رحمت علی صاحب کینیڈا سے مورخہ یکم فروری ۸۱ء کو آئے اور ۲/۴/۸۱ کو واپس چلے گئے۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب لندن و مکرم مبارک محمود احمد صاحب لون لندن سے مورخہ ۶/۳/۸۱ کو آئے اور ۸/۴/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم نصیر احمد صاحب و مکرم مشتاق احمد صاحب فیصل آباد سے مورخہ ۷/۴/۸۱ کو آئے ہیں۔ مکرم حنیف عابد صاحب امریکہ سے ۷/۴/۸۱ کو آئے اور ۸/۴/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم مظفر سودھن صاحب آف ماریشس طالبعلم جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ ۹/۴/۸۱ کو آئے اور مورخہ ۱۱/۴/۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم منصور احمد صاحب بشیر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم حافظ محمد اکرم صاحب فیصل آباد سے اپنی خوشدامن صاحبہ، اہلیہ، اور تین بچوں کے ہمراہ مورخہ ۹/۴/۸۱ کو آئے ہیں۔ مورخہ ۱۱/۴/۸۱ کو مکرم عبدالشکور صاحب کراچی سے آئے ہیں۔

مورخہ ۱۱/۴/۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم حافظ محمد اکرم صاحب فیصل آباد نے تقاریر کیں۔ محترم صدر مجلس کے اختتامی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا ؛

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

احباب کے لئے یہ خبر مسرت انگیز ہوگی کہ نئی صدی ہجری میں اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے احمدی طلباء و طالبات کو غیر معمولی کامیابی عالمگیر رنگ میں عطا فرما رہا ہے۔ چنانچہ عزیز وسیم احمد صاحب فریدی (ابن مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب مرحوم) قادیان نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے حال ہی میں GENETICS میں پی ایچ ڈی کی ممتاز ڈگری حاصل کی ہے۔ احباب عزیز کی اس کامیابی کے سلسلہ کے لئے اور عزیز کے خاندان کے لئے مبارک ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔ عزیز کسی غیر ملک میں بسلسلہ ملازمت جانے کے لئے کوشاں ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید علمی ترقی بھی کر سکیں گے۔ عزیز کے بڑے بھائی مکرم سلیم احمد صاحب ناصر ریڈیو قادیان کے لئے احباب دُعا فرمائیں جنہوں نے اپنے مرحوم والد صاحب کی ذمہ داری ادا کی ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین انچارج وقفِ جدید قادیان۔

"یُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ"

(حدیث نبویؐ)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک درخشندہ نشان!

از مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج جمشید پور (بہار)

دُنیا تاریک تھی۔ انسان اخلاق اور روحانیت سے عاری ہو چکا تھا۔ اہلِ مذاہب بد تر حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہر طرف رُوحانی قحط اور خشک سالی کا دور دَورہ تھا۔ مسلمان اسلام کی کشتی کو منجدھار میں دیکھ کر بے چین اور سراسیمہ ہو رہے تھے۔ مادیت کی بادِ سموم نے چمنِ اسلام کی نوشگفتہ کلیوں کو پامال کر دیا تھا۔ اور اپنے وبیگانے اسلام کے مستقبل کو تاریک اور اس کے مقدس اور تابناک وجود کو عنقریب مٹ جانے والا نقش تصور کر رہے تھے۔ علماء کی بد اعمالی، تکفیر بازی اور خانہ جنگی نے اسلام کو سخت صدمہ پہنچایا تھا۔ ظاہر پرستوں کے افراط و تفریط نے اسلام کی شکل کو مسخ کر دیا تھا۔ ایسے میں رحمتِ خداوندی جوش میں آئی اور اس ظلمت فشاں رُوحانی رات میں مطلعِ آفتاب (مشرق) سے نورِ خدا کا ظہور ہُوا۔ جس نے تمام بنی نوعِ انسان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:-

"مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہّر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ مَیں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہُوں"

(اربعین ۱ صفحہ ۴)

نیز فرمایا:-

"بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اُمّت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزّلِ اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا...... جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے دی تھی وُہ مَیں ہی ہوُں"

(تذکرۃ الشہادتین)

چنانچہ ۹۱-۱۸۹۰ء میں آپؑ کے دعویٰ مثیلِ مسیح کے ساتھ جو پہلے سے موجود تھا آپؑ پر یہ انکشاف ہو گیا:-

"مسیح بن مریم رسول اللہ فوت ہو گیا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۶۱)

نیز آپؑ پر یہ الہام بھی نازل ہوگیا:-

"جَعَلْنٰکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ" (ازالہ اوہام ص ۶۳۲)

اس موعود مسیح اور مہدی معہود کے لئے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلّم نے پہلے سے ہی یہ بشارت اُمّت کو دی تھی کہ:-

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔"

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزولِ عیسیٰ ابن مریم بحوالہ حدیقۃ الصالحین ص ۲۲۵)

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں ابن مریم یعنی مثیلِ مسیح نازل ہوں گے، صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہونگے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔ اسی طرح وہ رُوحانی مال لُٹائیں گے لیکن کوئی اُسے قبول نہ کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا...... الخ

مذکورہ بالا حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم میں مسیح موعود کی آمد کی منجملہ دیگر علامات کے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وُہ اس قدر مال لُٹائے گا کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی بیان فرمُودہ اِس نشانی کی رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت دوؔ طریق سے ثابت ہوتی ہے۔ ایک تو اس طرح کہ آپؑ نے رُوحانی خزائن اس قدر دُنیا میں بانٹے ہیں کہ سوائے قرآن کریم اور حدیثِ نبوی کے کسی دُوسرے مامُور نے علم و عرفان کے خزانے نہ بانٹے ہوں گے۔ مگر علماء اور اُن کی پیروی میں عوام آج تک آپ کے ان رُوحانی خزائن کو قبول کرنے سے انکار کرتے آ رہے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں "یُفِیْضُ الْمَالَ" کو اگر ظاہری معنوں پر محمول کیا جائے اور یہ مُراد لی جائے کہ مسیح موعود آ کر مال تقسیم کرے گا تو اس سے مراد دنیوی دولت تو ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں آیا ہے:-

"لو کان لابن اٰدم وادیًا من المال لابتغٰی علیہ ثانیًا و لو کان لہ ثانیًا لابتغٰی علیہ ثالثًا ولا یملأُ جوفَ ابنِ اٰدمَ اِلّا التّراب۔"

یعنی اگر انسان کو ایک وادی مال و دولت سے بھر پور مل جائے تو اس پر بھی وہ ضرور دُوسری وادی کا آرزومند ہوگا۔ اور جب اس کو دُوسری وادی بھی حاصل ہو جائے تو اس پر بھی وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ انسان کا پیٹ سوائے خاک کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ یعنی قبر میں جا کر اس کی حرص مٹتی ہے۔

پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ مہدی کے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان غلط ہو جائے۔ لہٰذا مہدی کے مال بانٹنے سے مراد وہ علوم آسمانی اور حقائق و معارف کا خزانہ ہے جو مسیح موعودؑ نے لوگوں کو دیا۔ اور جن کو لوگ قبول نہیں کر پائے۔

(۲) "یُفِیْضُ الْمَالَ" سے مُراد وہ متعدد انعامی تحدیاں اور چیلنج ہیں جو آپؑ نے اپنی مختلف کتابوں کے جواب لکھنے والوں کے لئے اور اسی طرح بعض دعاوی کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے مقرر کئے۔ جنہیں گزشتہ نوّے سال کے عرصہ میں کوئی قبول کرنے والا پیدا نہیں ہُوا۔ اس موضوع پر بدر کے مسیح موعودؑ نمبر میں محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کا ایک مفصل مضمون شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار نے کوشش کی ہے کہ بعض اُمور جو اس مفصل مضمون میں نہیں آ سکے ان پر مختصر رنگ میں ذیل کی سطور میں روشنی ڈالوں تاکہ اس اہم علامت کا کوئی پہلو تشنۂ تکمیل نہ رہ جائے۔ وباللہ التوفیق۔

یکصد روپے کا انعامی چیلنج

حدیث نبویؐ میں مہدی کے لئے چاند اور سُورج گرہن کو نشان قرار دیا گیا ہے۔ جب یہ نشان پُورا ہُوا تو علماء نے کہا کہ یہ وضعی حدیث ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو (اِنَّ لمھدینا اٰیتین ...... الخ یعنی حدیث کسوف وخسوف مندرجہ دارقطنی۔ ناقل) موضوع ٹھہرایا ہے تو ان سب میں سے کسی محدّث کا قول پیش کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے اگر کسی جلیل القدر محدّث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کرسکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام نقد تمہاری مدد کریں گے۔ جس طرح چاہو امانتًا پہلے جمع کرالو۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۵ طبع دوم)

پانچ ہزار روپے کا انعامی چیلنج

محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحدّی کے بارہ میں جو حوالہ پیش کیا ہے وہ تبلیغ رسالت جلد چہارم ص ۱۱ حاشیہ کا ہے۔ جبکہ حضور علیہ السلام نے عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے سے متعلق اپنے اِس دعویٰ اور انعامی چیلنج کا ذکر ایک اَور مقام پر بھی بایں الفاظ فرمایا ہے:-

"اگر کسی آریہ صاحب یا کسی اور مخالف کو یہ تحقیقات ہماری منظور نہیں تو اُن کو بذریعہ اس اشتہار کے اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے عربی زبان کی فضیلت اور کمال اور فوق الالسنہ ہونے کے دلائل اپنی کتاب میں مبسوط طور پر لکھ دیئے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے ساتھ پانچ ہزار کا انعامی اشتہار شائع کر دیا ہے۔"

(از ٹائیٹل ضیاء الحق مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

تین ہزار روپے کا انعامی چیلنج

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبلغ تین ہزار روپے کا کھلا چیلنج اُن لوگوں کے لئے انعام رکھا ہے جو "چولہ صاحب" پر ہندی یا سنسکرت کا کوئی لفظ دِکھلا دے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام لکھتے ہیں:-

"چولہ موجود ہے۔ جو شخص چاہے جا کر دیکھ لے اور ہم تین ہزار روپیہ نقد

(باقی دیکھئے ص ۶ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا اڑیسہ میں ورود (بقیہ صفحہ ۲)

محمد صدیق صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں۔ مکرم شیخ منیر الدین صاحب نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔ اس موقع پر خاکسار نے بھی مختصراً تقریر کی۔ بعد دعا یہ جلسہ رات کے ۹½ بجے بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس موقع پر ایک غیر احمدی دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جو بالاسور کے رہنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور راہِ حق میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۳؍۴؍۸۱ کو بعد نماز فجر حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ لجنات کی تلاوت اور تقاریر کے معیار اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مقامی کی کارکردگی کو دیکھ کر آپ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ سات بجے اراکین وفد ایک زیر تعمیر تالاب پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ اس تالاب کے لئے مکرم شیخ محمد علی صاحب دلبیرہ سابق صدر جماعت اور بعض شرکاء نے کافی زمین وقف کی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہاں سے فارغ ہو کر اراکین وفد احمدیوں کے آم کے باغات دیکھتے ہوئے "بارماں" بندھ پہنچے۔

۹½ بجے مسجد کے احاطہ میں خدام کا جلسہ ہوا۔ خدام کا پروگرام سننے کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی اور خاکسار نے مختصراً تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔ آپ نے خدام کو اپنی ذمہ داریاں تبلیغ رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ایک بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے جمعہ کا خطبہ دیا جس میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کی درخواست کرنے کے بعد بعض تربیتی باتیں بڑے احسن پیرایہ میں بیان کیں۔ جن کا احباب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ٹھیک ۴½ بجے احباب جماعت سے مصافحہ اور معانقہ کے بعد محترم حضرت میاں صاحب اور اراکین وفد براستہ بھوبنیشور کٹک کے لئے روانہ ہوئے!!

کٹک

مورخہ ۶؍۴؍۸۱ کی رات کو تبلیغی بھون بھوبنیشور میں قیام ہوا۔ ۷؍۴؍۸۱ کو بوقت تین بجے کٹک کے لئے بذریعہ سٹیٹ کار روانگی ہوئی۔ سب سے پہلے اراکین وفد دار التبلیغ کٹک پہنچے۔ احباب سے ملاقات و مصافحہ کے بعد "سرکٹ ہاؤس" کٹک تشریف لے گئے۔ حسب پروگرام شام کے قریباً سات بجے "کلاوکاس کیندر" کٹک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے مقامی جماعت نے ایک شاندار دعوتی کارڈ چھپوا کر مکرم عبد الباسط خان صاحب نائب صدر اور مکرم توانہ صاحب کے انتظام کے تحت تقسیم کیا محترم خان صاحب اور محترم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ جلسہ کی کارروائی جناب جسٹس ہری ہر مہاپاترا کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت اور مکرم طیب احمد سلیم صاحب کی نظم کے بعد تعارفی تقریر مکرم سید تنویر احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ جناب جسٹس کے۔ بی پنڈا نے احمدیت کے بارے میں اپنے خوش تاثرات پیش کئے۔ آپ کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے "اسلام اور ہندوازم" کے موضوع پر موقع کی مناسبت سے بڑی اچھی تقریر کی۔ بعدہٗ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب آف حیدرآباد نے انگریزی میں زیر عنوان "مذہب اور سائنس" عمدہ رنگ میں تقریر کی جو پسند کی گئی۔

مکرم مولوی غلام مہدی ناصر صاحب نے ایک اڑیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا جس کو سامعین نے بہت غور سے سماعت کیا۔ آخر میں جسٹس ہری ہر مہاپاترا نے تقریر کی۔ آپ نے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کو پنڈت بشیر احمد ویدک سکالر کہہ کر خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی۔ اور شکریہ ادا کیا۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب کلیم نے شکریہ ادا کیا۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

رات کو محترم عبد الباسط خان صاحب نائب صدر کے گھر میں دعوت تھی۔ اس موقع پر کافی دوست مدعو تھے۔ دوسرے روز صبح ۹ بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور جماعت کے دوست احمدیہ قبرستان دیکھنے تشریف لے گئے۔

۱۰½ بجے احمدیہ دار التبلیغ کٹک میں محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب کٹک نے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مختلف اہم امور کی جانب احباب جماعت کی توجہ مبذول کرائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت کی تربیت سے متعلق بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مختلف واقعات پیش کر کے بالوضاحت سمجھایا کہ احمدیت میں صرف یہ چیز فوقیت رکھنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ ہمارے بزرگوں نے احمدیت کو پہلے قبول کر لیا ہے بعض علاقوں میں ایسا نظر آتا ہے کہ احمدیت بعد میں پہنچی مگر اخلاص اور قربانی کے میدان میں وہ پہلوں سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کو اپنے طور پر جائزہ لینا چاہیئے۔ بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

کیندراپاڑا

مورخہ ۱۰؍۴؍۸۱ کی صبح ۱۰ بجے سونگڑا کے سالانہ جلسہ سے فارغ ہو کر وفد کیندراپاڑا پہنچا۔ مسجد احمدیہ کے قریب ہی احباب جماعت نے افرادِ قافلہ کا استقبال کیا اور گلپوشی کی۔ دوپہر کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے مستورات کو اپنی نصائح سے نوازا۔ چار بجے محترم موصوف احمدی بھائیوں کے گھروں میں تشریف لے گئے۔

رات آٹھ بجے مسجد احمدیہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کی تلاوت اور مکرم روشن احمد خان صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا۔ اور پھر عقائد احمدیت پر مختصر تقریر کی۔ ازاں بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے موضوع پر دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر میں چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرہویں صدی کے آغاز نیز امام مہدی کے ظہور کا ذکر بھی کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے نظم پڑھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے رُوح پرور خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ عظیم الشان روحانی انقلاب کے موضوع پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم روشن احمد خان صاحب نے نظم پڑھی۔ اور آخر میں مکرم سید غلام ابراہیم صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

مورخہ ۱۱؍۴؍۸۱ کی صبح مسجد احمدیہ میں محترم حضرت میاں صاحب نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔ اور لجنہ کے کام میں آگے بڑھنے کی تلقین کی۔ اسی روز دس بجے احباب جماعت سے ملاقات اور پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد اراکین وفد سورو کے لئے روانہ ہوئے۔

سورو

وفد ۱۲½ بجے سورو پہنچا۔ مکرم شرافت احمد خان صاحب کی معیت میں احباب جماعت نے سرکاری بنگلہ کے پاس وفد کا استقبال کیا۔ احباب سے انفرادی ملاقات اور ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اراکین وفد مکرم صادق علی صاحب کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے۔ یہاں سے فارغ ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب خدام کے ہمراہ سورو کے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عزیزم کلیم الدین صاحب کی تلاوت اور مکرم عزیزم کریم الدین صاحب کی نظم کے بعد مکرم شیخ مختار حسین صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے پُرمغز تقاریر کیں مکرم روشن احمد خان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں سورو کی جماعت کو مختلف اہم تربیتی اُمور کی طرف توجہ دلائی۔ رات کے دس بجے یہ جلسہ دعا کے ساتھ ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۱۲؍۴؍۸۱ کی صبح بعد نماز فجر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے درس دیا۔

مورخہ ۱۲؍۴؍۸۱ کی شام کو بعد نماز مغرب رادھا ناتھ پنڈال میں محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ کو روشنیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جلسہ کے لئے ایک خوبصورت دعوتی کارڈ کے علاوہ بہت سے ہینڈبل شائع کر کے تقسیم کئے۔ اور سینکڑوں بڑے پوسٹرز چھپوا کر سورو اور اس کے گرد و نواح میں چسپاں کئے گئے تھے۔

مکرم قاسم علی صاحب ہلدی پدا کی تلاوت اور شیخ مختار حسین صاحب کی نظم کے بعد مکرم شیخ شمس الحق صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب، محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ جناب پرنسپل صاحب سورو کالج۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم۔ اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے تقاریر کیں۔ مکرم روشن احمد خان صاحب اور عزیزم کریم الدین صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ایک رُوحانی سلسلہ ہے۔ جسے ہر مرحلے پر خدا تعالیٰ کی تصدیق و تائید و نصرت حاصل رہتی ہے۔

مخالفین کو چاہیئے کہ ٹھنڈے دل سے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کریں - دُعا کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم پذیر ہُوا - الحمدللہ -

بھدرک

سورو کے جلسہ سے فارغ ہو کر مورخہ ۱۲/۳/۸۱ کو بوقت ۱۲ بجے شب افرادِ قافلہ بھدرک پہنچے - مکرم جناب غلام مسیح صاحب کے مکان میں قیام رہا - اگلے روز ٹھیک ایک بجے مسجد احمدیہ بھدرک میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جُمعہ ارشاد فرمایا - جس میں آپ نے جماعت کو اپنی عالیشان نئی تعمیر شدہ مسجد کی مبارکباد دیتے ہوئے بعض تربیتی اُمور کی طرف احباب کی توجہ مبذول کروائی -

شام کو بعد نمازِ مغرب مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی زیرِ صدارت ایک تبلیغی جلسہ ہُوا - مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم سید ظفر الدین صاحب و مکرم روشن احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد تعارفی تقریر مکرم شمس الحق صاحب نے کی - مکرم غلام محمود علی صاحب جنرل سیکرٹری بھدرک نے ایڈریس پیش کیا - اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے امام مہدی کا ظہور از رُوئے ہندو ازم کے عنوان سے مبسوط تقریر کی - مکرم روشن احمد خان صاحب کی نظم کے بعد عزیزم نانک احمد نے بزبان انگریزی تقریر کی جس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تقریر کی -

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض نمایاں پہلو بیان کئے - اور پھر بہترین رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کا تعارف کروایا - اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ رات دس بجے ختم پذیر ہُوا -

کیندوجھر

پروگرام کے مطابق رات چار بجے احباب سے ملاقات اور اجتماعی دُعا کے بعد اہلِ قافلہ کیندوجھر کے لئے روانہ ہوگئے - اِس سفر میں مکرم جناب سید کریم بخش صاحب سابق امیر جماعت کلکتہ و مکرم سید منصور احمد صاحب ساتھ رہے - ۸½ بجے کیندوجھر سرکٹ ہاؤس میں پہنچے - جہاں ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی - محترم جناب سید غلام ربانی صاحب جو جیولوجسٹ ہیں اور گولڈ میڈلسٹ ہیں ، نے باوجود اکیلے ہونے کے بڑی محنت سے تمام مقامی حکام کو مدعو کیا تھا - چنانچہ اس مجلس میں جناب نیرنجن پٹنائک منسٹر - جناب بی - داس کلکٹر کیندوجھر - جناب ایس مہاپاترا A.D.M. - مسٹر پنڈا پی بی مہاپاترا جیولوجسٹ - ڈاکٹر سنگھ صاحب جیولوجسٹ - محمد دین صاحب اور جناب بی این مورتی سی آئی صاحب - اس کے علاوہ بہت سے پروفیسر، لیکچرار اور ڈاکٹر صاحبان شریک ہوئے - جناب چیف منسٹر صاحب اُڑیسہ کے داماد بھی اس مجلس میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے تھے -

سب سے پہلے محترم غلام ربانی صاحب نے انگریزی میں تعارفی تقریر کی - اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے موقع کی مناسبت سے تقریر فرمائی - اور آج کی بے چینی اور بدامنی کے زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت پر زور دیا - اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر کی - آپ نے اس موقع پر امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بعض اچھوتے دلائل پیش فرمائے - خاص طور پر قبولیتِ دُعا اور غیر قوم سے سلوک کی چند ایمان افروز مثالیں پیش فرمائیں - جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہُوا -

بوقت گیارہ بجے اراکینِ وفد جناب ایس چودھری صاحب ڈائریکٹر ٹائگر پروجیکٹ کے ایک پالے ہوئے شیر کو دیکھنے کے لئے جستی پور تشریف لے گئے - جناب چودھری صاحب نے اراکینِ وفد کے تئیں دِلی خلوص ومحبت کا اظہار کیا -

اسی روز محترم غلام ربانی صاحب کی طرف سے دوپہر کو حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کے علاوہ محترم بی - داس کلکٹر اور جناب ایس - مہاپاترا A.D.M. کو مدعو کیا گیا تھا - اس موقعہ پر کلکٹر صاحب اور اے ڈی ایم صاحب اور حضرت میاں صاحب کے درمیان کافی دیر تک مختلف اُمور پر تبادلہ خیالات ہُوا -

راؤل کیلا

۳½ بجے راؤل کیلا کے لئے روانگی ہوئی - راستہ کے ۸½ بجے اراکینِ وفد راؤل کیلا سرکٹ ہاؤس پہنچے - حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کا قیام مکرم سید سعید احمد صاحب کے گھر میں ہُوا - مورخہ ۱۵/۳/۸۱ کی صبح دونوں ناظران O.M.P کے احمدیوں کے گھروں میں تشریف لے گئے - جناب اسسٹنٹ کمانڈر صاحب نے جو ہندو ہیں ، حضرت میاں صاحب کو اپنے گھر میں مدعو کیا - اور اپنے بچوں کے لئے دُعا کی درخواست کی - اسی طرح بعض اور ہندو احباب نے بھی دُعا کی درخواست کی -

یہاں سے فارغ ہو کر اراکینِ وفد مکرم جمال احمد خان صاحب سیکرٹری اُمور عامہ کے لڑکوں کے عقیقہ میں شمولیت کی غرض سے سیکٹر نمبر ۱۳ تشریف لے گئے - باہر سے آنے والے احمدی احباب کے علاوہ تمام مقامی احباب جماعت اس موقعہ پر مدعو تھے -

امسال تبلیغی جلسہ کے انعقاد کے لئے "بھنج بھون" میں انتظام کیا گیا تھا - جس کے لئے ایک دعوتی کارڈ خاص خاص تعلیم یافتہ لوگوں میں اور ایک پمفلٹ شہر کے اطراف میں تقسیم کیا گیا تھا - اِس جلسہ میں شرکت کے لئے محترم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت کلکتہ بھی تشریف لائے تھے - نیز موسیٰ بنی مائنز سے چالیس خُدام صدر صاحب جماعت کی معیت میں آئے تھے -

شام کے ۶-۵۰ بجے محترم جناب سری دیبانند نائک آئی - اے - ایس - ٹاؤن ایڈمنسٹریٹر آر - ایس - پی کی زیرِ صدارت جلسہ شروع ہُوا - موصوف اپنی دیگر مصروفیات کے باعث مختصری تقریر کے بعد تشریف لے گئے - جلسہ کی بقیہ کارروائی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں انجام پذیر ہوئی - مکرم شمس الحق خان صاحب کی تلاوت اور مکرم مسعود احمد خان صاحب کی نظم کے بعد **تعارفی تقریر** خاکسار نے اُڑیہ زبان میں کی - اس کے بعد مکرم سید سیف الدین صاحب نے انگریزی میں تقریر کی - بعدہٗ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ وتبلیغ نے ، "مذہب کی ضرورت" کے عنوان پر مبسوط عالمانہ تقریر کی - آپ نے گیتا اور وید اور قرآن مجید و احادیث سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا - ازاں بعد شری السنا ستہ پوری نے حضرت عیسٰی کی زندگی کے حالات بیان کئے - بعدہٗ مکرم شمس الحق خان صاحب معلّم نے اُڑیہ میں تقریر کی - آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں اسلام کی حسین تعلیمات کو احسن رنگ میں پیش کیا - اور بعد دُعا رات دس بجے یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم پذیر ہُوا - الحمد للہ علیٰ ذٰلک -

رات کو کھانے سے فارغ ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب - محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم سید محمد نور عالم صاحب سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے -

مورخہ ۱۶/۳/۸۱ کو صبح دس بجے معزز مہمانانِ کرام اور موسیٰ بنی کے خُدام مکرم شریف احمد خان صاحب - مکرم جمال احمد خان صاحب اور مکرم سید سعید احمد صاحب کی سرکردگی میں راؤل کیلا سٹیل پلانٹ دیکھنے تشریف لے گئے - صوبہ اُڑیسہ کے دَورہ کے تسلسل میں راؤل کیلا کا پروگرام چونکہ آخری تھا اس لئے اسی روز بوقت ۳½ بجے محترم حضرت میاں صاحب ، محترم مولوی بشیر احمد صاحب اور محترم سید محمد نور عالم صاحب راؤل کیلا سے موسیٰ بنی مائنز کے لئے روانہ ہوئے اس طرح یہ کامیاب روحانی سفر بخیر وخوبی ختم پذیر ہُوا - الحمد للہ ؀

"يُفِيضُ الْمَالَ ..... الخ" (حدیث نبویؐ)

بقیہ صفحہ (۴)

بطور انعام دینے کے لئے تیار ہیں - اگرچہ اس میں کہیں وید یا اس کی شرتی کا ذکر بھی ہو - یا بجز اسلام کے کسی اَور دین کی بھی تعریف ہو یا بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب کی بھی آیتیں لکھی ہوں "

(ست بچن ۳۲)

الغرض بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اکتالیس کے قریب انعامی چیلنج اور تحدیاں مختلف مذاہب کے علماء و ماننے والوں کے لئے تحریر فرمائی ہیں - جن میں سے اُنیس کا تفصیلی ذکر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل نے اپنے مضمون میں اور دو کا ذکر خاکسار نے مندرجہ بالا سطور میں کیا ہے - بحیثیتِ مجموعی ان تمام اکیس تحدیوں کی انعامی رقم مبلغ ستاسی ہزار یکصد روپے بنتی ہے - مگر آج تک ان تحدیوں کے مقابلہ پر کسی مخالف کا میدان میں نہ آنا حدیث نبوی صلعم "يفيض المال حتىٰ لا يقبله احد" کے مطابق صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح اور روشن دلیل ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپّرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

؎ اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں ان روحانی علوم سے کما حقہٗ رنگ میں مستفیض ہونے اور جو لوگ اب تک ان علوم کے حصول سے محروم ہیں اُن کو بھی اس سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے -

آمین ؁

منقولات

مہدی یقیناً آئیگا

ہفتہ وار "مواخذہ" بمبئی میں مہدی موعود کے بارے میں ایک مقالہ نظر سے گذرا جس میں ان حضرت کے وجود اور ظہور پر شک کا اظہار کیا گیا تھا بناء بریں یہ مختصر مضمون اس مقالے کے جواب میں حاضر ہے۔ مہدی موعود ایک ایسا نام ہے جو پہلی صدی ہجری سے ہی زبان زد خاص و عام ہے بزرگ مرتبت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء ائمہ معصومین، صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد کے بھی تمام راویوں نے تذکرہ کیا ہے کہ مہدی نام کی ایک عظیم اور بزرگ شخصیت مرد خدا جو خانوادہ پیغمبر ہی سے ہوگا۔ آخری زمانہ یعنی تاریخ بشریت کے تاریک دور اور ظلم و ستم سے پر زمانے میں ظہور کریگا۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔

سب سے پہلی بیش قیمت کتاب ہم تک پہنچی ہے مسند احمد حنبل ہے جس میں مہدی کے بارے میں احادیث ضابطۂ تحریر میں لائی گئی ہیں۔ ان احادیث کو مسند کے پہلی جلد کے صفحہ ۸۴-۹۹-۲۰۶ اور دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۶- تیسری جلد کے صفحہ ۱۷-۲۶-۲۸-۳۶-۹۸-۲۱۷-۴۴۵-۲۶۷-۴۲۸- اور پانچویں جلد کے صفحہ ۷۷ ۵ پر آپ دیکھ سکتے ہیں۔

امام احمد حنبل حنبلی فرقہ کے پیشوا تھے ان کی وفات ۲۴۱ ہجری قمری میں ہوئی۔ ان کی کتاب مسند سب سے زیادہ قدیم اور معتبر حدیث کا مدرک و ماخذ ہے۔ ان کے بعد محمد بن اسماعیل بخاری گذرے ہیں ان کی وفات ۲۵۶ہجری قمری ہے آپ مشہور و معروف محدث ہیں۔ اپنی کتاب صحیح کے باب نزول عیسیٰ بن مریم اور مہدی کے ساتھ ان کے اشتراک و تعاون کی جانب اشارہ فرمایا ہے۔ اسی عہد میں مسلم بن حجاج نیشاپوری ۲۶۱ہجری انھوں نے بھی بخاری کی طرف کوشش کی ہے کہ مہدی کا نام نہ آنے پاتے اور ساتھ ہی اپنی کتاب صحیح کے جو اصل سنت کی دوسری صحاح میں ہے باب نزول عیسیٰ میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ عیسیٰ نازل ہونگے۔ اور تمہیں میں سے تمہارے امام بھی ہوں گے۔ ان کے بعد ابن ماجہ قزوینی ۲۷۳ہجری نے اپنی کتاب سنن میں جو صحاح ستہ میں سے ایک ہے مہدی کے بارے میں وارد حدیثوں کے لئے ایک مخصوص باب میں "خروج المہدیؑ" قائم کیا ہے۔ اسی زمانے میں ابوداؤد سیستانی ۲۷۵ہجری قمری نے اپنی کتاب کے ایک حصے میں "کتاب المہدی" کے عنوان سے بیان کیا ہے۔

اسی طرح اس عہد میں ترمذی ۲۷۹ہجری قمری اپنی سنن کے "کتاب الفتن میں باب ما جاء فی المہدی رضی اللہ عنہ" میں جو روائیتیں اس موضوع سے متعلق تھیں پیش کی ہیں۔ یہ چھ بزرگ مرتبت محدثین جو اہل سنت کے قائد ہیں اور سرخیل ہیں۔ یعنی امام بن حنبل۔ امام بخاری۔ امام مسلم ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور امام ترمذی نے مہدی کے بارے میں وارد روائیتوں کو حضرت عمر بن خطابؓ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ ثوبان غلام حضرت عمرؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت جابر بن ثمرہؓ۔ عبداللہ بن عمرو عاصؓ۔ حضرت انس بن مالکؓ۔ حضرت ابوسعید خدری۔ ابوہریرہؓ اور ام المومنین ام سلمہؓ وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

تاریخ اسلام میں بہت سے ایسے بزرگ اور جلیل القدر علمائے سنت گذرے ہیں جنھوں نے "مہدی آل محمدؐ" کے موضوع پر خاص طور پر مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ مثلاً۔
۱۔ البیان عن اخبار صاحب الزمان۔ تالیف ابن مغازلی۔ شافعی، متوفی ۴۸۳ھ
۲۔ البیان فی اخبار صاحب الزمان تالیف حافظ گنجی شافعی۔ ۳۔ العرف الوردی فی اخبار المہدی۔ حافظ جلال الدین سیوطی۔ ۴۔ المہدی۔ ابن قیم جوزیہ ۵۔ القول المختصر علامات المہدی المنتظر۔ ۶۔ البرہان فی علامات مہدی آخر زمان علی متقی ہندی۔ ۷۔ الرد علی من حکم وقضی بان المہدی الموعود جاء ومضیٰ۔ ملا قاری۔

درج بالا کے علاوہ اور بھی کتابیں ہیں اس موضوع پر تالیف کی گئی ہیں۔ جن کا نام لکھنے سے خواہ مخواہ مضمون طولانی ہوجائے گا۔

مہدی علیہ السلام کا انکار کفر ہے

کتاب فرائد السمطین البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان کتاب الاشاعت و کتاب الاذاعۃ کتاب التصریح۔ کتاب العرف الوردی۔ فی الاخبار المہدی اور فوائد الاخبار میں سے بعض دوسری کتابوں میں ابوبکر اسکاف اور ابی بکر بن خیثمہ اخبار المہدی میں ایک حدیث میں جس کی سند سفارینی معتبر سمجھتے ہیں اور سہیل سے شرح سیر میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ "من انکر خروج المہدی فقد کفر"، یعنی جس نے خروج مہدی سے انکار کیا وہ کافر ہوگیا۔

ایک اور موقع پر دوسرے لفظوں میں بیان فرماتے ہیں "من کذب المہدی فقد کفر" یعنی جس نے ظہور مہدی کو جھوٹ جانا وہ کافر ہوگیا۔ ایک اور موقع پر دوسرے لفظوں میں بیان فرماتے ہیں اور سفارینی کتاب "لوامع" میں کہتے ہیں خروج مہدی پر ایمان رکھنا واجب ہے اور عقائد اہلسنت والجماعت میں سے ہے۔ کتاب "ارشاد المستہدی" کے مؤلف صفحہ ۱۵ پر بیان کرتے ہیں "اے صاحبان عقل ظہور مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہر قسم کے شک و شبہ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ ان حضرات کے ظہور کا عقیدہ خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان کی تکمیل کرتا ہے جو کچھ پیغمبر اکرام نے فرمایا ہے اور ان کے بارے میں خبر دی ہے وہ ہو کر رہے گا۔ پیغمبر سچا اور تصدیق کرنے والا ہے۔ اس طرح جب تک مہدی موعود ظاہر نہ ہو کسی قسم کا شبہ نہ کرو اور جو شخص بھی اس بات کا دعویٰ کرے گا۔ وہ جھوٹا ہے کیونکہ روایتوں میں جو نشانیاں یا علامتیں بتائی گئی ہیں اس شخص میں موجود ہیں۔ مہدی کا ظہور اور ان کی معرفت کا طریقہ مشہور اور معروف واضح ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے پہلے ہوگا۔ اور عیسیٰؑ کے ساتھ ان کا جمع ہونا مستند اور معتبر حدیثوں کی رو سے ضروری اور واضح ہے۔

قیام و انقلاب مہدی کے بارے میں قرآن کی آیتیں

قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں عالمگیر اسلامی حکومت کی تشکیل، دین اسلام کے پھیلاؤ اور تمام مذاہب اور ادیان پر اسکے غلبہ اور صالح اور صاحبان استعداد کی ذمہ داری خدا کا وعدہ کہا گیا۔ چنانچہ ان آیتوں میں سے ایک آیت یہ بھی ہے۔ "وقاتلوهم حتی لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله۔" (انفال: ۳۹) یعنی اس وقت تک جنگ کرتے رہو۔ کہ فتنہ باقی نہ رہ جائے۔ اور پورا کا پورا دین اللہ کے لئے ہو۔ "هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ٥ صف ۹۔"

ترجمہ:۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ان تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا ہی کیوں نہ مانیں۔ (ابھی تک تو وہ دن نہیں آیا کہ تمام مذاہب ختم ہوجائیں اور دنیا میں صرف مذہب اسلام ہی کا بول بالا ہو۔ اس لئے راوی امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کرتا ہے کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں۔؟ آپ نے فرمایا: جب مہدی آل محمد ظاہر ہوں گے تو اس آیت کا مفہوم و معنی معلوم ہوجائیگا۔

ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماته ویقطع دابر الکافرین (انفال ۷) اور اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ حق کو اس کے کلمات کے ساتھ نمایاں اور آشکار کرے اور کافروں کا خاتمہ کردے۔

"ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون،" اور ہم نے تو نصیحت (توریت) کے بعد یقیناً زبور میں لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ (انبیاء ۱۰۵)

"وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض (نور ۵۵) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا کہ ان کو ایک نہ ایک دن روئے زمین پر ضرور اپنا نائب مقرر کرے گا۔

"ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثین" (قصص ۵) اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین پر کمزور کر دئیے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور انہیں اس سرزمین کا مالک مقرر کر دیں۔

غرضکہ یہ اور دوسری آیتیں بھی ہیں جن کی تاویل حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور ہی کے وقت آشکار ہوگی۔ یہ آیتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ آخر زمانہ میں دین اسلام تمام مذاہب پر غالب آجائیگا۔ اور اہل حق کو باطل پر مکمل طور پر کامرانی اور کامیابی حاصل ہوجائیگی۔

مہدی کے وجود کے مخالف و منکر

اس سے پہلے قارئین کرام کی نظر سے گذر چکا ہے کہ "مہدی منتظر" کا مسئلہ علماء اہلسنت کے درمیان بھی مشہور و معروف ہے اور موضوع کچھ اس قدر مسلّم ہے کہ کسی کو شک کرنا ہی نہ چاہیئے۔ لیکن اس کے باوجود سخت افسوس اور تعجب کا مقام ہے کہ ایک اس قدر واضح اور تسلیم شدہ امر کے بارے میں بھی بعض حضرات بربنائے عصبیت شک و شبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اور احمد امین المہدی والمہدیہ فی الاسلام" سید محمد حسن "المہدیۃ فی الاسلام" فرید وجدی۔ لتفسیر الجواہر" اور محمد عبداللہ عنان "مواقف حاسمۃ" میں ان قلمکاروں کے علاوہ اور بھی انہیں جیسے لوگوں نے چودہ صدیاں گذر جانے کے بعد بھی اس واقعیت کو اپنی کتاب میں دانستہ طور پر نظر انداز کرتے ہوئے "مسئلہ مہدی" کو صرف ایک افسانہ قرار دیا۔ اور یہ کہہ کر الگ ہوگئے کہ یہ تو صرف شیعوں کا عقیدہ ہے۔

ابن حزم اندلسی

سب سے پہلے جس شخص نے انکار کی اس راہ میں پیش قدمی کی ہے وہ ابن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ ہجری قمری تھا "مہدی" کے بارے میں اس شخص کے انکار اور جو کچھ اس نے اپنی تصنیف "الفصل" میں لکھا ہے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند کے بارے میں جس کذب و افترا سے کام لیا اصل میں اسی کے تحریف شدہ افکار عقیدہ کی گویا دوسرے منکرین مہدی خصوصاً درج بالا مصنفین اور قلمکاروں کے منحرف عقائد اور افترا کا منشا ہے ہم نے جلیل القدر علماء اہلسنت کے نظریات اور ابن حزم کے بارے میں ان کی وقیع رائے اپنی "کتاب مہدی موعود" کے دوسرے مقدمہ میں تفصیل کے ساتھ درج کی ہے جو عنقریب انشاء اللہ طبع ہو کر منصۂ شہود پر آنے والی ہے۔ اس مسئلہ پر تفصیل کے طالب حضرات اس کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔

مشہور سنی دانشمند اور عالم جس نے مسئلۂ "مہدی" کو ایک مخصوص عینک لگا کر دیکھا اور اس مسئلہ میں وارد ہونے والی حدیثوں کو غلط قرار دینے کی کوشش کی وہ ابن خلدون ہے جس نے اپنی مشہور کتاب "مقدمہ" میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے اعتراضات وارد کئے ہیں ان سے ملنے والے اعتراضات کے جوابات بھی "مہدی موعود" کے دوسرے مقدمے میں مفصلاً تحریر کئے ہیں۔

ابن بطوطہ کا بیان

اور اس کا جواب تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ عظیم دانشور اور جلیل القدر عالم مرحوم الحاج شیخ عبدالحسین امینی اپنی بیش قیمت کتاب "الغدیر" میں کتاب الصراع بین الاسلام والوثنیہ کے مؤلف قصیمی کے تہمتوں کے جواب میں کہتے ہیں: منجملہ اور تہمتوں کے سرداب کی عجیب و غریب کہانی کی بدترین نسبت ہے جو ہم لوگوں کی جانب دی گئی ہے۔ اگرچہ اس ناروا اور غلط نسبت دینے میں تنہا قصیمی ہی نہیں لیکن اس نے پہلے والوں سے کہیں بڑھا چڑھا کر لکھا ہے۔ کہ ہزاروں سے زیادہ ہو گئے۔ پھر بھی ہر رات سرداب کے سامنے لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور ظہور کا انتظار کرتے ہیں۔ حالانکہ شیعوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ امام زمانہ کی غیبت سرداب میں واقع ہوئی ہے یا سرداب سے ظہور کریں گے۔ بلکہ جو حدیثیں شیعوں تک پہنچی ہیں ان کے مطابق ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے امام غائب خانہ کعبہ کے سامنے سے ظہور کریں گے۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ وہ سرداب میں قیام پذیر ہیں اور وہی ان حضرات کا محل غیبت ہے۔ بلکہ سامرہ سرداب ائمہ معصومین کے گھر کا ایک حصہ تھا اور گھر کے تمام حصوں کی طرح وہ بھی لائق احترام ہے۔ پھر مرحوم امینی اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کاش یہ افترا پرداز افراد سرداب کے بارے میں ایک ہی نظریے کے حامل ہوتے تاکہ ان کا جھوٹ ان کی رسوائیوں کا سبب نہ بنتا۔ مثلاً ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے یہ سرداب حلہ میں واقع ہے۔ قرمانی "اخبار الاول" میں کہتا ہے۔ بغداد میں ہے۔ دوسرے کہتے ہیں سامرہ میں ہے۔ اور پھر قصیمی آتا ہے اور حیرت و استعجاب میں مبہوت رہ جاتا ہے کہ آخر کیا کہے کہ کہاں ہے۔ اس لئے اس نے لفظ سرداب ہی پر اکتفا کی تاکہ اپنے ناپاک مقصد کو حقیقت کا جامہ پہنائے۔

غلط شہرت

جو غلط باتیں شہرت پا گئی ہیں ان میں سے ایک بات عوام کے درمیان مشہور ہے کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور یا قیام قیامت چودہویں صدی ہجری میں ہوگا حالانکہ یہ بات سرے سے غلط ہے۔ لطف تو یہ ہے کہ جو روایتیں حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں ہم تک پہنچی ہیں ان میں ظہور کے وقت کو معین کرنے والوں کو جھوٹا کہا گیا ہے۔ فضیل کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مہدی کے ظہور کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ کَذِبَ الْوَقَّاتُوْنَ کَذِبَ الْوَقَّاتُوْنَ کَذِبَ الْوَقَّاتُوْنَ، یعنی جو شخص ظہور کا کوئی وقت مقرر کرے وہ جھوٹا ہے۔ (تین بار)

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا جو شخص تمہارے لئے کوئی ظہور کا وقت معین کرے اسے جھوٹا کہنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ہم ظہور کے لئے کوئی وقت معین نہیں کرتے۔

مہدی نما افراد

لیکن جن لوگوں کا نام لیا گیا ہے کہ انھوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا تھا وہ ایسے لوگ تھے کہ جنھیں ہوا و ہوس نے اس امر پر مجبور کر دیا تھا کہ وہ اس قسم کا دعویٰ کریں۔ جس طرح بہت سے افراد ایسے بھی پیدا ہوئے جنھوں نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ خود پیغمبر اسلام کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت کافی ہے۔ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ایسی بھی روایتیں ہم تک پہنچی ہیں جس سے معلوم ہوا ہے کہ مہدی موعود کے ظہور سے پہلے ساٹھ افراد مہدویت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے چنانچہ کتاب "مصلح جہاں" میں ایسے ۲۹ افراد کا نام لیا گیا ہے۔ والسلام

خاکپائے مہدیؑ محمد اسمٰعیل رجبی پیٹی، نازمغل مسجد ڈونگری۔ بمبئی

(منقول از ہفت روزہ "مواخذہ" بمبئی ۱۵ اپریل ۸۱ء ص ۳)

خود ساختہ خلیفۃ المسلمین گرفتاری کے بعد پاگل خانے میں

حیدرآباد ۲۸ مارچ (سیاست نیوز) شہر کے مختلف مقامات پر چسپاں کردہ قابل اعتراض دیواری پوسٹروں کے سلسلہ میں سٹی پولیس نے ایک معمر شخص خضر شاہ ہاشمی کو کل رات گرفتار کر لیا ان پوسٹروں کے ذریعہ مسلمانان ہند کے لئے ایک علیحدہ وطن تشکیل دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ پولیس غیبلی سلم کے سرکل انسپکٹر مسٹر لبٹن کمار نے اسٹیٹ کمشنر پولیس مسٹر نیلم ریڈی کی زیر نگرانی کل نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مسجد کے قریب یہ پوسٹر تقسیم کرنے اور دیگر مقامات پر چسپاں کرنے والے ۰۰ سالہ ضعیف خضر شاہ ہاشمی کو ان کے مکان واقع شاستری نگر نزد ریلوے گیٹ فتح نگر سے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے بتایا کہ اس شخص نے گرفتاری کے بعد دعویٰ کیا کہ وہ مسلمانوں کا خلیفہ ہے۔ پولیس نے اس شخص کو آج سکنڈ میٹرو پولیٹن مجسٹریٹ مسٹر ایس ایل ایس احمد کے اجلاس پر پیش کیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے خضر ہاشمی کو دواخانہ امراض دماغی سے رجوع کر دینے کا حکم دیا۔ مجسٹریٹ نے سپرنٹنڈنٹ ہاسپٹل کو اندرون ایک ہفتہ خضر شاہ ہاشمی کی دماغی کیفیت سے متعلق تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ پولیس نے اس شخص کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ (الف) کے تحت کیس رجسٹر کیا ہے۔

منقول از روزنامہ "سیاست" حیدرآباد مورخہ ۲۹/۳ صفحہ آخر

بغداد میں گرونانک کی یادگار

(از منور مادیوان۔ المرسل: خورشید احمد)

آج مجھے پرانے بغداد میں کھجوروں کے جھرمٹ میں چھپی گرونانک کی تبرک یادگار کا خیال آرہا ہے پچھلے ۲۲ برسوں کے دوران میں کئی بار اپنی مغربی ایشیائی دورے کے دوران عراق کی راجدھانی بغداد گئی ہوں۔ میں نے اپنی عقیدت کے پھول اس پاک اور متبرک یادگار پر ضرور چڑھائے ہیں گرونانک کی یہ متبرک یادگار وہ جگہ ہے جہاں مکہ معظمہ کی زیارت سے لوٹتے ہوئے گرونانک نے پورے ۱۰ دن عراق کے صوفیوں اور عالموں سے ملاقاتیں کی تھیں۔ بابا نانک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے وعظ سننے کیلئے وہاں بھیڑ جمع ہو جاتی تھی۔

جب پہلی بار میں ۱۹۵۷ء کے نومبر میں اپنے عرب ملکوں کے دورے کے دوران بغداد گئی تو گرو نانک کے یوم پیدائش کے موقع پر میں نے بغداد میں گرو نانک کی اس متبرک یادگار کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت ہندوستان سفارت خانے میں ہمارے سفیر اور دوسرے افسران کو میرے منہ سے یہ بات سن کر تعجب ہوا کہ بغداد میں بھی بابا گرو نانک صاحب کی یادگار ہے۔ اس وقت مجھے اس پاک یادگار کو تلاش کرنے میں کافی پریشانی ہوئی تھی۔ دھول سے اٹے اور ناہموار راستے کو طے کر کے میں اس چھوٹے سے کچے کمرے کے سامنے جا پہنچی جس کا فرش بھی کچا تھا اور آس پاس کا آنگن بھی کچی مٹی کا ہی تھا۔

مٹی میں پوشیدہ سچائی

اس کچی کوٹھری کے اندر ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی مٹی کے چبوترے پر ایک الماری بنی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے اردو اور عربی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ یہاں پیر بابا نانک نے ۔۔۔ دن تک عبادت کی جبکہ وہ مکہ سے لوٹ رہے تھے۔ اس پرسکون ماحول میں دنیا کو امن کا پیغام دینے والے گرونانک کی اس متبرک یادگار کو اس کسمپرسی کی حالت میں ۔۔۔

۔۔۔ دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے دماغ میں یہی خیال آیا کہ جو لوگ ظلم ڈھاتے ہیں جنگ کرتے ہیں۔ اور خون کے دریا بہا دیتے ہیں ان کے لئے تو شاندار قسم کی عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ لیکن امن کا پیغام دینے والے اور زندگی میں سچائی کو سب سے ارفع بتانے والے دانشوروں، مصوروں اور درویشوں کی یادگاریں یا تو قائم ہی نہیں ہوتیں یا پھر بننے کے بعد اس طرح دھول مٹی میں لپٹی رہتی ہیں

امن کی تلاش

کہتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران جب ہندوستانی برطانوی فوج میں رہ کر عراق میں لڑ رہے تھے تب ایک فوجی پیر بخش نے اس مقام کو دریافت کیا۔ آگ اور خون کا کھیل کرنے والے اس سپاہی کو امن اور محبت کا پیغام دینے والے گرونانک کی یادگار کی نشان دہی واقعی کیس ڈرامائی لیکن قابل ذکر بات ہے۔

(روزنامہ "انقلاب" بمبئی ۸۱-۳-۴)

دعائے مغفرت

مکرم کریم خاں صاحب احمدی کیرنگ کی اہلیہ سشمیر بیا بی بی صاحبہ کی وفات ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور بلند درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ مکرم کریم خاں صاحب نے ۱۰۰/- روپیہ مرحومہ کی طرف سے تحریک جدید اور سابقہ فنڈوں میں دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

قسط ہفتم

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ! ⁂ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

”حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی“

(مُصنّفہ: اے فیبر قیصر)

تلخیص و ترجمہ: محترم منظور احمد صاحب سوز ایم۔اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

اسرائیل کے گمشدہ قبیلوں کی تلاش میں

بائبل کے بموجب (حضرت) عیسٰی کے اہم مشن شریعت کی تکمیل اور اسرائیل کے دیرینہ گمشدہ قبیلوں کی بازیافت ڈھونڈنا تھا۔ اس باب میں ہم ان کے اسی مشن سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

انجیل لوقا (۱۹: ۱۰) ہمیں مطلع کرتی ہے کہ ”ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے“ اور انجیل لوقا (۲۲ - ۳۰) میں ہی (حضرت) عیسٰی اپنے حواریوں کو یہ فرماتے ہیں کہ

”جیسے میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہی مقرر کی ہے میں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں۔ تاکہ میری بادشاہی میں میری میز پر کھاؤ پیو۔ بلکہ تم تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔“

اسی طرح انجیل متی (۱۰: ۵ - ۶) میں ان کو خاص طور پر ہدایت فرماتے ہیں کہ:۔

”غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا“

بالآخر (حضرت) عیسٰی خود بھی انہی کی جستجو میں روانہ ہوئے لیکن وہ قبیلے تھے کہاں؟

اس تعلق میں ہمیں اسرائیل کی تاریخ پر نظر کرنا چاہیئے۔ بائبل سے پتہ چلتا ہے کہ (حضرت) یعقوب کو اسرائیل کا نام اُس وقت اسرائیلی کی جانب سے دیا گیا تھا جس سے وہ چشمہ یبوق کے کنارے کُشتی لڑتے رہے تھے پیدائش (۳۲: ۲۲-۳۲) یا پھر خُدا کی جانب سے عطا ہوا جو اُن پر بیت ایل میں جلوہ فرما ہوا۔ چنانچہ اس لحاظ سے اسرائیل (حضرت) یعقوب کی ذرّیت و اولاد ہیں۔ اسرائیلیوں کے مصر سے نکلنے کے بعد یشوع نے ان کو ”ارض موعودہ“ تک راہنمائی کی اور اس سرزمین کا جنوبی حصّہ یہودہ اور بنیمن اور دریائے یردن کا شمالی اور مشرقی حصّہ باقیماندہ دس قبائل میں تقسیم کیا ابتداءً اسرائیلیوں پر منصفین فرمانروائی کرتے رہے جن میں یشوع بھی ایک منصف کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کے بعد میں انہوں نے ساؤل کو اپنا بادشاہ منتخب کر لیا اور ساؤل کے بعد داؤد ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے فتح و کامرانی کے بعد یروشلم کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔ اس کے بعد (حضرت) سلیمان نے تخت نشین ہو کر یروشلم میں خداوند یہودہ (خدا تعالیٰ کا انجیلی نام) کے لئے ایک شاندار کلیسا کی تعمیر کی اپنی حکومت کے آخری دنوں میں یہ انتہائی سخت گیر فرمانروا ہو گئے تھے اور ان کے بعد اُن کا بیٹا رحبعام (REHOBOAM) اُن سے بھی زیادہ سخت گیر فرمانروا ثابت ہوا۔ نتیجۃً حکومت دو ٹکڑوں میں منقسم ہو گئی بنیمن اور یہودہ رحبعام کے حامی رہے لیکن باقی دس قبائل نے علیحدہ ہو کر اپنی علیحدہ حکومت کی بنیاد رکھی اور سامریہ کو اپنا دارالحکومت اور یربعام (YEROBOAM) کو اپنا پہلا بادشاہ منتخب کیا۔

قدرتی طور پر ان دونوں حکومتوں کے تعلقات کشیدہ اور معاندانہ رہے اور کچھ سال بعد ہی یہ دونوں برسرپیکار ہو گئیں اور یہ منافرت گاہ گاہ اس وقت تک قائم رہی جب تک اسرائیل کی آزادانہ حکومت باقی رہی پھر اسرائیل کے ماقبل آخر بادشاہ پیکاہ (PEKAH) کے شام کے ریزن (REZIN) سے اتحاد کر کے یہوداہ پر حملہ کر دیا اور فتحیاب ہو کر کثیر تعداد کو قیدی بنا کر لے گیا اس کے جواب میں یہوداہ کے بادشاہ آحز (AHAZ) نے آشوریہ کے بادشاہ تِگلات پلناضر سے مدد چاہی نتیجۃً پیکاہ اور ریزن مارے گئے جب اسرائیل آشوریین کے بوٹ کے نیچے آئے تو انہوں نے اپنے دستور کے مطابق ان کو غول در غول لیجا کر اپنے مفتوحہ علاقوں میں دیگر مفتوحین کے ساتھ بسایا اور ان نو آمدہ مفتوحین سے سامری قوم وجود میں آئی پھر ان کے اور یہوداہ کے یہودیوں کے مابین منافرت نے جنم لیا۔ تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد بنوکد نضر شاہ بابل کو آشوریین پر بالادستی حاصل ہو گئی اور اس نے یہوداہ کو فتح کر کے یروشلم اور اس کے کلیسا کو تباہ و برباد کر دیا۔ اس ہنگامہ کے بعد جو افراد قتل و غارت گری سے بچ رہے ان کو قید کر کے وہ بابل لے گیا جہاں وہ اُس کی اور اُس کی آئندہ اولاد کی اس وقت تک خدمت گزاری کرتے رہے جب تک حکومت فارس برسر اقتدار نہ آگئی۔ (۲ تواریخ ۳۶ - ۲)

اس کے ساتھ ہی یہودیوں کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے۔ جب شاہِ فارس خورس نے بابل کو تسخیر کر لیا تو اس نے اعلان کروا دیا کہ یہودیوں کو یروشلم واپس جا کر دوبارہ اپنے معبد کو تعمیر کرنے کی اجازت ہے (عزرا ۱-۱/۴) لیکن یہودیوں کی ایک قلیل تعداد ہی واپس گئی تاہم یہ فارس کی حکومت کے ماتحت ہی رہے کیونکہ فلسطین بھی ایران کے ہی زیر نگین تھا۔ شاہ خورس کے جانشین دارا نے اپنی مملکت کو یونان اور مشرق میں ہندوستان اور افغانستان تک مزید فروغ اور وسعت دی لیکن پھر یونانیوں، تورانیوں اور افغانوں کے ہاتھوں اس مملکت کا زوال و انتشار شروع ہوا۔

اگرچہ عہد نامہ عتیق میں بقیہ جلاوطن یہودیوں کی فلسطین میں دوبارہ واپسی کا تو تذکرہ ملتا ہے لیکن اُس سابق حکومت اسرائیل کے ان دس قبیلوں کی واپسی کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ جیسا کہ طامس ہالڈیچ بھی اپنی کتاب ”دی گیٹس آف انڈیا“ میں رقمطراز ہے کہ آشوریین حکومت کی بربادی کے بعد یہ دس قبائل جو سو سال کی مدت میں آرمینوں اور عراقیوں میں خلط ملط ہو چکے۔ تھے پھر نظروں سے اوجھل ہی رہے۔ گو عہد نامہ عتیق کی تشریحی کتابوں میں ان دس قبائل کا کوئی ذکر نہیں لیکن اسفار محرفہ..... میں تحریر ہے کہ یہ قبائل پھر کبھی اپنے اصل وطن کو واپس نہیں آئے بلکہ مشرق بعید کی جانب ہی سفر پیما رہے۔ اور بالآخر اس علاقہ میں جا بسے جو آسرت کے نام سے موسوم تھا الحاج خواجہ نذیر احمد اپنی جامع تحقیق ”عیسٰی جنت ارضی میں“۔ (JESUS IN HEAVEN ON EARTH) یہ امر مستحضر کراتے ہیں کہ ”طبقات نصیری“ میں درج ہے کہ SHANSABI شنسابی سلسلہ حکومت کے دور میں بنی اسرائیل آسرت میں آباد تھے اور تجارت کرتے تھے پھر اسی ضمن میں طامس لیڈلی کی کتاب ”MORE LEDLIAN“ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کتاب میں افغانوں کے حسب نسب پر بحث کرتے ہوئے لیڈلی کہتے ہیں کہ آسرت پاکستان کے ہزارہ ڈسٹرکٹ سے ملحق تھا جو اب کشمیر کی سرحد پر واقع ہے لیکن اس وقت یہ ”انڈس“ تک پھیلا ہوا تھا جس میں موجودہ کشمیر بھی آجاتا تھا

نذیر احمد مزید تفصیلی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ماضی میں فاتح قومیں اپنی مملکت کے دیگر افراد سے اپنی نو مقبوضات کو آباد کیا کرتی تھیں تاکہ تہذیب و تمدن اور تجارت و سوداگری کے نئے مراکز قائم ہوں اس اعتبار سے قطعی ممکن ہے کہ تگلات پلناضر اور اس کے دیگر جانشینوں نے قوم اسرائیل کے کچھ افراد کو مشرق میں آباد کیا ہو۔ اس جگہ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ فاتحین عظام (تگلات پلناضر، دارا اور سکندر اعظم) کا اثر و نفوذ اگرچہ دور تک قائم ہوا لیکن پھر بھی وہ ہندوستان کی مغربی سرحدوں سے آگے نہیں بڑھے۔ چنانچہ اگر ان دس اسرائیلی قبائل کے افراد پیش قدمی کرتی ہوئی افواج کے جلو میں مشرق کی جانب بڑھے تھے یا مشرقی سرحدوں میں ان کی آبادکاری کی گئی تھی تو ان کے آثار کی تلاش و جستجو کی توقع اسی علاقہ میں کی جا سکتی ہے مآل کار نذیر احمد کہتے ہیں کہ ان وجوہ کی بناء پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ ان دس قبائل کی اولاد و نسل افغانستان، بخارا، خراسان، سمرقند، تبت، مغربی ہند و چین، شمالی پاکستان اور کشمیر کے علاقوں میں کہیں دریافت ہو سکتی ہے۔ عبرانی نژاد لوگ عراق اور مزید مغرب میں بھی قائم و دائم رہے لیکن اس کے برعکس جو فلسطین، عرب، ترکی، عراق اور ایران میں مقیم تھے وہ خود کو یہود کہتے ہیں اور ایران کے مشرق میں بود و باش رکھنے والے خود کو بنی اسرائیل کہتے ہیں یہ چیز بذاتِ خود اہمیت کی حامل ہے۔

الغرض ہم کو ان صحائف کا بھی جائزہ لینا چاہیئے جن میں اسرائیلیوں کی اصل کو افغانستان اور کشمیر سے منسوب کیا گیا ہے۔

کتب جو کشمیریوں اور افغانوں کی اسرائیلی نژادی کی تصدیق کرتی ہیں

[illegible] اپنی کتاب مرآۃ عالم میں افغانوں کے ارض مقدس سے غور، غزنی اور کابل کی جانب سفر اختیار کرنے کی وضاحت کرتا ہے۔ اسی طرح نعمت اللہ کی تاریخ [illegible] اور حافظ رحمۃ [illegible] کی تاریخ حافظ رحمت خانی بھی افغانستان کو اسرائیلی بتاتی ہیں [illegible] اپنی کتاب گمشدہ قبائل میں [illegible] اسرائیلیوں کے بعض خراسان [illegible] رکھتے ہیں جو خود کو بنی اسرائیل کہتے ہیں اور اپنے آپ کو گمشدہ قبائل کی اولاد بتاتے ہیں۔

اس کے علاوہ [illegible] نے میڈیا سے ہندوستان اور افغانستان [illegible] نے اختیار کیا [illegible] بعض مقامات کے نام

اسرائیلیوں کے بعض قبائل کے نام پر ہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف وہ اس راستہ سے گذرے تھے بلکہ یہ کہ ان کا یہ سفر بڑا صبر آزما تھا مؤرخ کہتا ہے کہ ولیم جان اور جیمبرلین وغیرہ بھی اس کے اس خیال سے متفق ہیں کہ اسرائیلیوں نے افغانستان کے راستہ سے ہندوستان، تبت اور کشمیر کے لئے ہجرت کی۔ اسی طرح کشمیر کے دو مورخ ملّا قادری اور ملّا احمد اپنی کتب "تاریخ کشمیر" اور "وقائع کشمیر" میں وثوق سے تصدیق کرتے ہیں کہ کشمیری اولادِ اسرائیل ہیں اسی طرح عبدالقادر اپنی کتاب "حشمت کشمیر" میں بھی اسی خیال کی تصدیق کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا تصانیف کے علاوہ بہت سے دیگر افراد بھی افغانوں اور کشمیریوں کو اولاد اسرائیل ہی بتاتے ہیں اور اس ضمن میں حتمی شہادت تذیر احمد کی کتاب کی وہ فہرست ہے جس میں انہوں نے کشمیر کے اُن قبیلوں ذاتوں اور مقامات کے نام پیش کئے ہیں جو بائبل کے ناموں سے ایک لسانی یکسانیت رکھتے ہیں چنانچہ آئندہ باب انہی صفحات پر مشتمل ہے۔ کشمیر اور اس سے ملحقہ علاقوں کے دو ا… جن کی بائبل کے ناموں سے ایک لسانی مماثلت پائی جاتی ہے۔

قبیلوں ذاتوں اور ذیلی ذاتوں کے نام

کشمیر قبیلہ وغیرہ	انجیلی نام	انجیلی حوالہ
اکوان	عکن	یشوع ۱:۷
بٹ	بت	۱۔سلاطین ۲۶:۷
ڈار/دھر	دور	۱۔ ″ ۴ : ۱۱
گدڈی	جدّی	گنتی ۱۳: ۱۱
گنائی۔گنی	جونی	۱۔تواریخ ۱۳:۷
کنز۔کنز	قنز	قضاۃ ۹:۳
کنجو	کوتیوں	۲۔سلاطین ۳۰:۱۷
رکچلو	کتلیس	یشوع ۲۰:۱۵
منٹو	منّیت	قضاۃ ۲۳:۱۱
ہرد	نحور	۱۔تواریخ ۲۶:۱
راتھر	رتمہ	گنتی ۱۸:۳۳
پیرزہ پیرز	سفیر	میکاہ ۱۱:۱
ڈالی	دنیاہ	عزرا ۳۶:۱۰

پاکستان و افغانستان

اموزئی	امون	۱۔سلاطین ۲۶:۲۳
نوزئی	نوا	۲۔ ″ ۲۴:۱۷
ایوب خیل و ایوب زئی۔ ایوب بٹرانی	ایوب	ایوب ۱:۱
داؤد خیل، داؤدزئی	داؤد	سموئیل ۱۳:۱۶
…	نیتزن	قضاۃ ۵:۲
الیاس زئی	الیاہ (الیاس ترانی)	۱۔سلاطین ۱:۱۷
…	ملوک	۱۔تواریخ ۲۲:۶
…	یوسف	پیدائش ۲۴:۳۰

بالتستان گلگت لداخ، پامیر تبت اور ملحقہ علاقے

اکن	عکن	یشوع ۱:۷
رضائی	رضیاہ	۱۔تواریخ ۳۹:۷

مقامات کے نام کشمیر اور پڑوسی ریاستیں

اچھبل (اننت ناگ) / اچھکوٹ (بارہمولا)	اشبیل	پیدائش ۲۱:۴۶
آمو (اننت ناگ)	امون	۱۔سلاطین ۲۶:۲۲
ارگترو	ارا	۱۔تواریخ ۳۸:۷
ارہ بل (کلگام)	ارح	۱۔تواریخ ۳۹:۷
باہن (کلگام)	بوہن	یشوع ۶:۱۵
بل پورہ (اننت پور)	بعل فغور	گنتی ۳:۲۵
بنی رُت	رُوت	روت ۴:۱
برزلہ	برزلی	۲۔سموئیل ۲۷:۱۷
برات	بریعہ	۱۔تواریخ ۲۳:۷
بوہنر (بارہ مولا)	بعنہ	نحمیاہ ۴:۳
کاشی (جموں) / کشتہ وار (کلگام)	کوش	پیدائش ۶:۱۰
کوہ مران	مارہ	روت ۲۰:۱
لیڈن (پلوامہ)		
ماہورہ (اُڑی)	مجیر	۱۔تواریخ ۱۱:۴
نان واہ	نینوہ	پیدائش ۱۱:۱۰
پیر (الدھم پور)	فارہ	یشوع ۲۳:۱۸
پشگاہ	پسگہ	استثناء ۲۷:۳
شوپیاں (کلگام)	شوفان	گنتی ۳۵:۳۲
سوپور (ہندواڑہ)	سافر	گنتی ۲۳:۳۳
تخت سلیمان (سرینگر)	سلیمان	۱۔سلاطین ۲۴:۱
تیماپورہ (کولگام)	تیما	پیدائش ۱۵:۲۵
تیرچھ	ترشش	آستر ۲۱:۲
یوزمرگ (یوزپارہ)	یسوع	متی ۲:۱

افغانستان اور ملحقہ ریاستیں

غزنی	غزہ	پیدائش ۱۹:۱۰
غور	جور	۲۔سلاطین ۲۷:۹
ہزارہ	حصیرات	گنتی ۱۶:۱۲
ہرات	ہارا	۱۔تواریخ ۲۶:۵
	حیرہ	پیدائش ۱:۳۸
کابل	کبول	یشوع ۲۷:۱۹
کراکرم	قرقور	قضاۃ ۱۵:۸
خیبر	کبار	حزقی ایل ۱:۱
کوہاٹ	تہات	گنتی ۵:۲۱
سمرقند	سامریہ	۱۔سلاطین ۲۴:۱۶

بالتستان گلگت، لداخ، پامیر تبت اور ملحقہ علاقے

آستر	عستارات	۱۔سلاطین ۵:۱۱
بتال (لداخ)	بتول	یشوع ۴:۱۹
برزلہ	برزلی	۲۔سموئیل ۲۸:۱۷
گلگتہ (گلگت کا مقامی نام)	گالگتا	متی ۳۳:۲۷
ہمس	حمات	۱۔تواریخ ۹:۱۸
لہاسہ	لسح	پیدائش ۱۹:۱۰
لوبہ	لحی	قضاۃ ۹:۱۵
تبت	طبیت	آستر ۱۶:۲

(باقی آئندہ)

درخواست ہائے دُعا

● — محترم گیانی عباد اللہ صاحب منیجر روزنامہ "الفضل" ربوہ سلسلہ کے مخلص و دیرینہ خادم ہیں۔ موصوف نے ابھی حال ہی میں قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ کیا ہے جو طباعت کے ابتدائی مراحل میں ہے۔ محترم گیانی صاحب موصوف اِن دنوں شوگر کی زیادتی اور اعضاء شکنی کی تکلیف میں مبتلا ہیں جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے اور بیش از بیش خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● — مکرم سید عارف احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) اپنی والدہ کی شفایابی اور اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

● — مکرم سید شاہ محمد صاحب مقیم بینڈونگ (انڈونیشیا) اپنی صحت و عافیت، بعض عزیزو اقارب کی مشکلات کے ازالہ اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے — مکرم حامد کریم صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن گوٹن برگ (سویڈن) اپنی والدہ محترمہ کی صحت یابی و درازی عمر اور احباب جماعت گوٹن برگ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے — مکرم سید محمد یحییٰ صاحب مقیم سیرانیا… اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے — اور خود خاکسار سے بیٹے عزیز نصیر احمد عارف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ چوہدری محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان)

● — مکرم شیخ عاشق الدین صاحب اور مکرم منارالدین خان صاحب کیرنگ (اڑیسہ) نے بد اعانت بدر میں تیس روپے ادا کئے ہیں اور ایک غیر از جماعت دوست کے نام ایک سال کے لئے بدر جاری کرایا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔ ہر دو احباب کی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ شیخ عبدالحلیم مبلغ کیرنگ (اڑیسہ)

● — عزیز مکرم محمد صادق صاحب ابن مکرم مستری محمد یوسف صاحب قادیان جو نیوی میں ملازم ہیں کو گذشتہ دنوں بجلی کا شدید شاک لگا جس کی وجہ سے عزیز مسلسل بارہ گھنٹے ہسپتال میں بے ہوش رہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ عزیز روبصحت ہیں۔ ان کے والد مکرم مستری محمد یوسف صاحب مد اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ——— ایڈیٹر بدر

● — خاکسار کی اہلیہ طویل عرصہ سے دردِ سر کے شدید مرض میں مبتلا ہیں یہ کیفیت ہر ماہ متواتر کئی روز تک جاری رہتی ہے جو ہم سب کے لئے سخت اذیت ناک ہوتی ہے۔ خود خاکسار کی بینائی کافی متاثر ہو چکی ہے۔ بہت سے ماہرین کا علاج کرانے کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا ہے۔ سب سے تکلیف دہ امر یہ ہے کہ عینک بھی نہیں لگ رہی۔ خاکسار اپنی اور اپنی اہلیہ کی کامل اور معجزانہ شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی دُعاؤں کا محتاج ہے۔ (خاکسار منظور احمد گھنوکے ججہ، انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری)

● — خاکسار اور خاکسار کے ایک دوست مکرم احمدی حسامہ صاحب یادگیری امسال ایف ایل بی کے پہلے سال کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ نیز خاکسار ۱۹/۸۱ کو AUDITORS کے امتحان میں بھی حصہ لے رہا ہے۔ ہم دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔ (خاکسار استاد عبدالحفیظ تیماپوری کرناٹک)

● — خاکسار کا بیٹا عزیز فضل نعیم بھتیجا عزیز محمد انور اور ماموں زاد بھائی عزیز احمد نصیر اللہ عنقریب میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں ہر سہ عزیزان کی نمایاں کامیابی اور اپنی صحت و تندرستی کے لئے بزرگان جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار سید فضل عمر مبلغ سلسلہ سونگھڑہ)

● — میری بیٹی عزیزہ مسعود ریحانہ سلمہا امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرتے ہوئے بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ (خاکسار محمد شمس الدین حیخیل گوڑہ حیدرآباد)

● — خاکسار کے والد محترم ابراہیم خان صاحب سے پیٹ کا مورخہ … کو آپریشن ہوا ہے نیز والدہ بھی چند روز سے بیمار ہیں ہر دو بزرگان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار مظفر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

● — میری لڑکی عزیزہ بشریٰ قادری امریکہ سے آئی ہیں اب انکی واپسی ہونے والی ہے نیز میرے لڑکے نے دکان کھولی ہے۔ مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے تمام احباب جماعت سے بچی کی بخیر و خوبی واپسی اور بیٹے کے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں کی خواستگار ہوں۔ (خاکسار جمیلہ خاتون اہلیہ مکرم نورالدین صاحب صدیقی میرٹھ)

چندہ ممبری لجنات اماء اللہ بھارت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ کا نیا سال اکتوبر ۱۹۸۰ء سے شروع ہو چکا ہے۔ ۳۱ مارچ تک یعنی چھ ماہ گزرنے پر چندہ ممبری لجنہ اور چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے اس عرصہ میں کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ برائے مہربانی یہ لجنات توجہ فرمائیں نیز صدر جماعت اور مبلغین بھی ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ان لجنات کو چندہ دینے کی طرف توجہ دلائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ یرہ پورہ۔ بھاگلپور۔ رانچی۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ کٹک۔ امروہہ۔ پینکال۔ کرڈاپلی۔ بھدرک۔ کیندراپاڑہ۔ کرونا گاپلی۔ کوڈالی۔ کالیکٹ۔ اسلام آباد۔ کٹیا۔ کوسمبی۔ کھیدرواہ۔ ارکھ پٹنہ۔ بڈھانوں۔ جمشید پور۔ سورو۔ مسکرا۔ دھوان ساہی۔ اور آسنور۔

ناصرات الاحمدیہ سکندر آباد۔ بنگلور۔ یادگیر۔ چنتہ کنٹہ۔ شیموگہ۔ پینکال۔ کرڈاپلی۔ شاہجہانپور۔ مسکرا۔ جڑچرلہ۔ برہ پورہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

منظوری اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محترم حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آفس آرڈر نمبر ۱۸ مورخہ ۶/۱/۸۱ کے تحت دفتری اور انتظامی امور کی بہتر رنگ میں بجا آوری کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ مرکزیہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اراکین کو اپنے مفوضہ فرائض کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مہتم شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

۱۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری	نائب صدر	۱۱۔ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی	مہتم امور طلباء
۲۔ " جلال الدین صاحب نیر	" "	۱۲۔ " محمد اکبر صاحب ننگلی	" تحریک جدید و وقف جدید
۳۔ " بشیر احمد صاحب طاہر	معتمد و محاسب	۱۳۔ " منیر احمد صاحب حافظ آبادی	" صنعت و تجارت
۴۔ " خورشید احمد صاحب انور	مہتم اشاعت	۱۴۔ " محمد عارف صاحب ننگلی	" صحت جسمانی
۵۔ " جاوید اقبال صاحب اختر	" تعلیم	۱۵۔ " مبارک احمد صاحب بٹ	" عمومی۔
۶۔ " منیر احمد صاحب خادم	" مقامی۔	۱۶۔ " محمد یعقوب صاحب	" وقار عمل۔
۷۔ " سعادت احمد صاحب جاوید	" تبلیغ و تربیت	۱۷۔ " نعیم احمد صاحب گجراتی	" خدمت خلق
۸۔ " ادریس احمد صاحب اسلم	" تجنید	۱۸۔ " مولوی رفیق احمد صاحب مالاباری۔ ایڈیشنل مہتم تحریک جدید	
۹۔ " قریشی انعام الحق صاحب	" اطفال	۱۹۔ " ظہیر احمد صاحب خادم	" " مال
۱۰۔ " وحید الدین صاحب	" مال	۲۰۔ " عبد الحئی صاحب اڑیسوی	" " وقف جدید

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھائیں تو جماعت کے ارفع مقام کا اظہار بھی ہوگا۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقعہ بھی مل جائیگا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال الاحمدیہ بھارت کو وقف جدید کے ثواب میں شامل کرنے اور تربیتی رنگ میں ترقی دینے کے لئے شعبہ وقف جدید اطفال الاحمدیہ بھی قائم کیا ہوا ہے۔ اور ہر جماعت میں سیکرٹری وقف جدید برائے خدام و اطفال الاحمدیہ کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ انسپکٹران وقف جدید جنوبی ہند کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے تمام قائدین اور سیکرٹریان وقف جدید خدام و اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ انسپکٹران وقف جدید کی آمد پر تمام اطفال سے وعدہ جات حاصل کرکے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مہتم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

انشاء اللہ العزیز دوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد حسب فیصلہ جماعت احمدیہ بمبئی مورخہ ۹-۱۰ مئی ۸۱ء بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ اس کانفرنس میں انشاء اللہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان شرکت فرمائیں گے۔ اور کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے۔ ہندوستان کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس میں انفرادی یا اجتماعی شرکت فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو ساتھ لائیں۔ کانفرنس کے انتظامات کو بطریق احسن کامیاب بنانے کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی کا تقرر ہوا ہے۔ جس کے صدر محترم سید شہاب احمد صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ ضروری امور سے متعلق ان سے رابطہ قائم کریں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ بمبئی ہوگا۔ موسم کے اعتبار سے بستر ہمراہ لائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۱) - مکرم سید شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ کا پتہ:-

SHAHAB INTERNATIONAL
PRODUCTION ASSOCIATES
(S.I.P.A) INDIA
Post Box No. 1372
BOMBAY — 400001

(۲) - مشن کا پتہ:-

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
ALHAQ BUILDING
17-Y.M.C.A ROAD.
BOMBAY - 400008
(Maharashtra)

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

مندرجہ ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی جانب سے بھی مزید رپورٹیں جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کے تعلق میں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ پینکال۔ سلواہ۔ میلنڈھر۔ بنگلور۔ تیماپور۔ ناصرآباد۔ بھرت پور۔

لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔ کرڈاپلی۔ بنگلور۔ بھاگلپور۔ حیدرآباد۔ مدراس۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52525 / 52696 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
32 - SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

غیر ملکی موصیان کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین سے متعلق
ضروری وضاحت

غیر ممالک سے بعض احباب کی طرف سے یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا ہم اپنے موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین قادیان بھجوا سکتے ہیں؟ اُن کی اطلاع کے لئے ضروری امور کی وضاحت کی جاتی ہے :۔

(۱)۔ کسی بھی مرحوم موصی صاحب کا تابوت قادیان بغرضِ تدفین بھجوانے سے قبل درج ذیل امور کی تکمیل کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری ورثاء کو حاصل کرنا لازمی ہوگی۔

(۲)۔ مقامی جماعت کی کلیرنس (CLEARENS) کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے اور یہ کہ موصی نے رسالہ الوصیّت کی منشاء کے مطابق زندگی گزاری ہے۔

(۳)۔ اگر پاکستان سے جاکر موصی باہر کے کسی ملک میں آباد ہوا ہے اور اس کی جائیداد اور آمد پاکستان ہی میں ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کی کلیرنس کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے۔

(۴)۔ جس ملک میں مقیم موصی مرحوم کو قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جانا مقصود ہو، اُس حکومت کی وساطت سے حکومتِ بھارت کی اجازت لینا ضروری ہوگا۔

اِن تمام اُمور کی تکمیل کے بعد میّت بغرضِ تدفین بہشتی مقبرہ قادیان بھجوائی جا سکتی ہے بصورتِ دیگر بغیر اجازت آنے والی میّت کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور دیگر اُمور کی تکمیل کے بعد مقررہ وقت (جو کم از کم چھ ماہ کا عرصہ ہوگا) گزرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وفات یافتہ موصیان کے بارے میں مضامین

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وفات یافتہ موصیان کے بارہ میں جو بھی خبر، اطلاع یا مضمون برائے اشاعت بھیجا جائے اس پر اپنے علاقہ کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔

صدر صاحب مجلس کارپرداز کی ہدایت ہے کہ متعلقہ تصدیق کے بغیر ایسے مضامین وغیرہ شائع نہ کئے جائیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی پابندی فرمائیں ۔

(ادارہ)

مطالعہ کُتب لجنات اماء اللہ بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے پہلی سہ ماہی (اکتوبر ۔ نومبر ۔ دسمبر) کے لئے کتاب **الوصیّۃ** مطالعہ کے لئے رکھی گئی تھی۔ دُوسری سہ ماہی (جنوری ۔ فروری ۔ مارچ) کے لئے کتاب **کشتی نوح** مطالعہ کے لئے رکھی گئی تھی۔ لیکن ماہانہ رپورٹوں میں سوائے دو تین لجنات کے کسی لجنہ نے رپورٹ نہیں دی کہ کتنی بہنوں نے مطالعہ کیا۔ اب تیسری سہ ماہی شروع ہو گئی ہے۔ اس سہ ماہی (اپریل ۔ مئی ۔ جُون) کے لئے کتاب **شہادۃ القرآن** مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ برائے مہربانی تمام لجنات اپنی بہنوں کو اِن کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں۔ اور اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

منظوری انتخابات لجنات بھارت قسط ۱۔

مندرجہ ذیل لجنات کو ستمبر ۱۹۸۳ء تک کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں کام کرنے کی تمام عہدیداران کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

سرینگر :

صدر لجنہ	محترمہ صفیۃ النساء صاحبہ
سیکرٹری لجنہ	؍؍ سیدہ امۃ الحی صاحبہ
سیکرٹری مال	؍؍ بشریٰ بیگم صاحبہ

امروہہ :

صدر لجنہ	محترمہ ذاکرہ پروین صاحبہ ۔
سیکرٹری لجنہ	؍؍ شمیمہ پروین صاحبہ ۔
؍؍ مال	؍؍ ذاکرہ پروین صاحبہ
؍؍ تعلیم	؍؍ شمیمہ پروین صاحبہ
نگران ناصرات	؍؍ مہر جہاں صاحبہ ۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی ۔ اور ۔ احبابِ جماعت کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ربوہ سنہ ۱۹۷۳ء میں جوبلی فنڈ کے عظیم الشان منصوبہ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کے سامنے ایک رُوحانی پروگرام پیش کرنے کے علاوہ احبابِ جماعت کو مالی قربانیاں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احبابِ جماعت نے بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے وعدہ جات بھجوائے تھے جو نظارت ہذا میں ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ دُنیا کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں، احبابِ جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں اور جوبلی فنڈ میں کئے گئے اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :۔

”قربانیاں آپ نے دینی ہیں، آسمان سے فرشتوں نے اتر کہ یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا ہے لیکن اگر یہ بیج اپنی نشو ونما کے لئے ہماری جانیں مانگیں تو ہمیں اپنی جانیں قربان کر دینی چاہئیں۔ ...... اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپیہ کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں“

(بدر ۱۳ ؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

حضور کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ لہٰذا احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان تحریک کی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اپنے وعدہ جات کی بالاقساط ادائیگی کر کے فلاحِ دارین حاصل کریں ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

تحریکِ جدید اور تبلیغِ اسلام

”جو لوگ اس (تحریکِ جدید کے چندہ) میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغِ دین کے ذریعہ جو اُن کے روپیہ سے ہوتی رہے گی، اپنی موت کے ہزاروں سال بعد میں بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے“

مرکزِ قادیان سے وابستہ جماعتوں کے ذمہ کوئی ستر کروڑ انسانوں کو پیغامِ حق پہنچانا ہے۔ یہ کس قدر بارِ گراں ہے اور ہماری مساعی کس قدر ناچیز نظر آتی ہیں۔ اور ہمیں کس قدر زیادہ اموال خرچ کرنے کی ضرورت ہے یہ ظاہر ہے۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

”ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کر لیں گے“

اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ جنہوں نے باوجود چھ ماہ گزرنے پر بھی سالِ نو کے وعدہ جات نہیں بھجوائے وہ وعدے بھجوائیں۔ اور تمام ہی جلد ادا کر کے مسابقت فی الخیرات کا ثواب حاصل کریں ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان